FRI.21.August.2026
VOLUME:22 NO:195
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

روزنامہ
ناندیڑ
Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز جمعہ 21/ اگست 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 195
7/ ربیع الاول 1449ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات :4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MJ
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم

الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
کنگن جویلرس
KANGAN JEWELLERS
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیئے جاتے ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MJ
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

ابھشیک بنرجی کے اکاؤنٹ پر پابندی کا معاملہ

کلکتہ ہائی کورٹ نے بینک حکام کو لگائی پھٹکار

کولکاتا: کلکتہ ہائی کورٹ کی سنگل جج بنچ نے جمعرات کو ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) کے رکن پارلیمنٹ ابھشیک بنرجی کے بینک اکاؤنٹ پر ڈیبٹ پابندیاں عائد کرنے کے معاملے میں بینک حکام کو سخت پھٹکار لگائی۔ عدالت نے اس بات پر سوال اٹھایا کہ اگر 'کے وائی سی' اپ ڈیٹ آن لائن کیا جاسکتا ہے تو اس کے لیے بنرجی کی ذاتی طور پر بینک میں موجودگی کیوں ضروری تھی۔ جسٹس کرشنا راؤ کی بنچ کے سامنے سماعت کے دوران بینک حکام نے بتایا کہ ابھشیک بنرجی کے اکاؤنٹ پر ڈیبٹ پابندیاں کے وائی سی اپ ڈیٹ کرانے کے مقصد سے لگائی گئی تھیں۔ تاہم، بنرجی کے وکیل ایان بھٹاچاریہ نے عدالت کو بتایا کہ ان کے موکل کو کوئی پیشگی اطلاع دیے بغیر اکاؤنٹ پر پابندی عائد کی گئی اور ان کے دو کریڈٹ کارڈ بھی بلاک کر دیے گئے۔ وکیل نے عدالت میں دلیل دی کہ کے وائی سی اپ ڈیٹ کرنے کی وجہ کمزور ہے، کیونکہ موجودہ کے وائی سی کی مدت دسمبر میں ختم ہونے والی ہے۔ اس پر جسٹس راؤ نے بینک کے وکیل سے سوال کیا کہ جب کے وائی سی اپ ڈیٹ آن لائن ممکن ہے تو ڈائمنڈ ہاربر کے رکن پارلیمنٹ کو ذاتی طور پر بینک آنے کے لیے کیوں کہا گیا۔ بینک کے وکیل نے جواب دیا کہ بینک کو کچھ داخلی مسائل کا سامنا تھا، جس کی وجہ سے ابھشیک بنرجی سے کے وائی سی اپ ڈیٹ کے لیے ذاتی طور پر موجود رہنے کو کہا گیا تھا۔ تاہم، عدالت اس وضاحت سے مطمئن نہیں ہوئی۔ جسٹس راؤ نے واضح کیا کہ کسی شخص کو پیشگی اطلاع دیے بغیر اس کے اکاؤنٹ پر ڈیبٹ پابندیاں عائد کرنا قابل قبول نہیں ہے۔ اس کے بعد بینک کے وکیل نے ایک اور وضاحت پیش کرتے ہوئے کہا کہ ابھشیک بنرجی کا نام، فون نمبر اور دیگر دستاویزات انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کے درج کردہ ایک معاملے سے منسلک ہیں۔ اسی وجہ سے کے وائی سی اپ ڈیٹ ضروری تھا۔ وکیل نے کہا کہ بینک کے حکام کھلی عدالت میں اس معاملے کی تفصیلات بیان کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں۔ اس وضاحت پر جسٹس راؤ مزید ناراض ہوگئے۔ انہوں نے بینک کے وکیل سے کہا کہ وہ کے وائی سی اپ ڈیٹ کی ضرورت کے بارے میں اپنی دلیل بار بار تبدیل نہ کریں اور عدالت کے سامنے واضح موقف رکھیں۔ ابھشیک بنرجی نے رواں ہفتے کے آغاز میں عدالت سے رجوع کیا تھا۔ ان کا الزام تھا کہ امریکہ میں آنکھوں کے علاج کے لیے روانگی سے عین قبل بینک حکام نے ان کے اکاؤنٹ پر ڈیبٹ پابندیاں عائد کر دیں، حالانکہ سپریم کورٹ نے اسی ماہ کے آغاز میں

'بی جے پی مسلمانوں، عیسائیوں اور سکھوں سے کہتی ہے کہ ان کا کوئی وجود نہیں'، راہل گاندھی کا سنگین الزام

نئی دہلی: ''ہندوستان میں اس وقت اصل نظریاتی جنگ اس بات کو لے کر ہے کہ کیا ملک کے 1.5 ارب لوگوں کی سچائی کا فیصلہ کوئی ایک گروپ کرے گا؟ یا ہر شخص کو اپنی زندگی، اپنے تجربات اور اپنی سچائی خود سمجھنے کا حق حاصل ہوگا۔'' یہ بیان لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے جمعرات کو 'جواہر بھون' میں منعقدہ پروگرام 'ہرا بھرا سوراج: راجیو گاندھی کے ویژن کو خراج' سے خطاب کرتے ہوئے دیا۔ انھوں نے اس تقریب میں موجود لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے آر ایس ایس اور بی جے پی پر سخت حملے کیے۔ راہل گاندھی نے اپنی تقریر کے دوران کہا کہ ملک کے نظام کو کنٹرول کرنے والے لوگوں کے ایک گروپ نے یہ مان لیا ہے کہ وہ ملک کے ہر شخص کی سچائی کو جانتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ طلبا کو ہر روز نشانہ بنایا جاتا ہے۔ کانگریس رکن پارلیمنٹ کا کہنا ہے کہ ''اگر کوئی طالب علم میرے پاس آتا ہے تو میرا یقین ہے کہ وہ طالب علم اپنی سچائی کو مجھ سے کہیں بہتر جانتا ہے۔ میرا کام اسے سننا، اس کا احترام کرنا اور اسے سمجھنا ہے۔'' انہوں نے کہا کہ کچھ لوگ سمجھتے ہیں وہی سب کچھ جانتے ہیں، اور یہی وہ سیاسی لڑائی ہے جس کا ملک کو سامنا ہے۔ راجیو گاندھی کے ویژن اور مہاتما گاندھی کے 'تصور سوراج' کا ذکر کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ 'سوراج' کو اکثر انگریزی لفظ 'فریڈم' یعنی 'آزادی' سمجھ لیا جاتا ہے، لیکن دونوں ایک نہیں ہیں۔ سوراج کا مطلب 'سو' (خود) پر 'راج' (حکومت)، یعنی خود پر حکمرانی ہے۔ یہ صرف 'آزادی' نہیں بلکہ ایک ذمہ داری اور سوچنے کا ایک طریقہ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ''کسی شخص کو آزادی دی جا سکتی ہے، لیکن کوئی کسی دوسرے شخص کو سوراج نہیں دے سکتا۔'' ان کے مطابق خود کو گہرائی سے سمجھنا سوراج ہے اور دنیا کے ساتھ کسی فرد کا ذاتی تعلق بھی سوراج کا حصہ ہے۔ اپنے خطاب میں راہل گاندھی نے کہا کہ اگر کوئی شخص انجینئر، باورچی یا موچی بننا چاہتا ہے تو اسے وہی بننے دیا جانا چاہیے۔ اگر کوئی خلانورد بننا چاہتا ہے تو اسے خلانورد بننے کا موقع ملنا چاہیے۔ حکومت اور ملک کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ لوگوں کے تخیل اور خوابوں کے دروازے کھولیں اور انہیں یہ احساس اور یقین دلائیں کہ وہ اپنے خوابوں کی سمت آگے بڑھ سکتے ہیں۔

متھرا شاہی عیدگاہ معاملہ مسلم فریق کو

2.25 ایکڑ کے بدلے 20 ایکڑ زمین دینے کی پیشکش

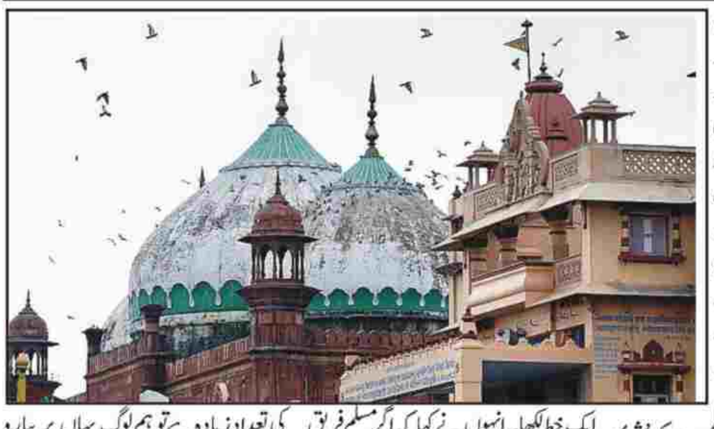

متھرا: (ایجنسیز) متھرا میں 'شری کرشن جنم بھومی' مندر معاملے میں عرضی گزار اور ہندووادی لیڈر پھلاہاری مہاراج نے عیدگاہ کمیٹی کو خط لکھ کر مسلم فریق کو شاہی عیدگاہ کی 2.25 ایکڑ زمین کے بدلے میں 20 ایکڑ زمین دینے کی پیشکش کی ہے۔ پھلاہاری مہاراج نے کہا ہے کہ اگر مسلم فریق عدالت کے باہر سمجھوتہ کرنا چاہتا ہے تو ہم اس کے لیے تیار ہیں۔ واضح رہے کہ 'شری کرشن جنم بھومی' تنازعہ معاملے کی سماعت کرتے ہوئے سپریم کورٹ نے حکم دیا تھا کہ ہندو فریق اور مسلم فریق آپس میں بیٹھ کر متھرا لوک عدالت میں اپنا تنازعہ حل کر سکتے ہیں۔ اس دوران ہندو فریق تو لوک عدالت میں حاضر ہوا تھا لیکن مسلم فریق کی جانب سے کوئی بھی عدالت میں نہیں آیا، جس کی وجہ سے عدالت کوئی بھی فیصلہ نہیں دے سکی۔ ہندی نیوز پورٹل 'اے بی پی نیوز' پر شائع ایک رپورٹ کے مطابق پھلاہاری مہاراج نے عیدگاہ کمیٹی کو ایک خط لکھا۔ انہوں نے کہا کہ اگر مسلم فریق سمجھوتہ کرنا چاہتے ہیں تو ہم آپ کو 20 ایکڑ زمین میوات میں دینے کو تیار ہیں اور مسجد کی تعمیر میں جو بھی خرچ آئے گا اس کو بھی دینے کے لیے تیار ہیں۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ آپ بھائی چارہ نبھانے کی بات کرتے ہیں اس لیے ہم بھی بھائی چارہ نبھانے کے لیے تیار ہیں۔ اپنے خط میں پھلاہاری مہاراج لکھتے ہیں کہ ''میوات میں مسلم طبقہ کی تعداد زیادہ ہے، آپ وہاں پیار و محبت سے نماز ادا کر سکتے ہیں۔ برج بھومی جہاں بھگوان شری کرشن کا جنم ہوا وہاں پر شری کرشن کے عقیدت مندوں کی تعداد زیادہ ہے تو ہم لوگ یہاں پر پیار و محبت سے اپنے کرشن کنہیا کو ماکھن مشری کا بھوگ لگانے چاہتے ہیں، اپنے بھگوان کا بھجن کیرتن کرنا چاہتے ہیں۔'' ساتھ ہی انہوں نے مسلم فریق سے کہا کہ اگر آپ ثالثی کے لیے اکھلیش یادو کو شامل کرنا چاہتے ہیں تو بھی ہم کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ متھرا محبت کا شہر ہے، بھائی چارہ نبھانے میں مسلم فریق کو ہمارا تعاون کرنا چاہیے۔

'فی صارف 9 سم کی مقررہ حد سے تجاوز نہ کریں'، مرکز کی ٹیلی کام کمپنیوں کو ہدایت

مرکزی حکومت کے محکمہ ٹیلی کمیونیکیشن (ڈی او ٹی) نے ٹیلی کام کمپنیوں کو ہدایت دی ہے کہ وہ کسی بھی صارف کے لیے 9 سم کی مقررہ زیادہ سے زیادہ حد سے تجاوز نہ ہونے دیں۔ یہ اطلاع جمعرات کو جاری ایک سرکاری بیان میں دی گئی ہے۔ حکومت کی جانب سے جاری کردہ سرکلر میں کہا گیا ہے کہ 24 اگست 2026 سے ٹی ایس پی (ٹیلی کام سروس پرووائیڈر) ایسے ہر صارف کی شناخت کے لیے ضروری تکنیکی اور تنظیمی اقدامات کریں گے جو مقررہ حد سے زیادہ موبائل کنکشن لینا چاہتا ہے۔ اسے مطلع کیا جائے گا کہ اس کے نام پر پہلے ہی کسی فرد کے لیے اجازت شدہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں موبائل کنکشن موجود ہیں، اس لیے اسے نیا موبائل کنکشن نہیں دیا جاسکتا۔ ان ہدایات کے تحت صارفین کو 'کسٹمر ایپلی کیشن فارم' (سی اے ایف) میں یہ معلومات دینی ہوں گی کہ مختلف ٹیلی کام آپریٹروں اور لائسنس یافتہ سروس ایریا میں ان کے نام پر پہلے سے کون کون سے موبائل کنکشن موجود ہیں۔ ڈی او ٹی کے سرکلر میں بتایا گیا ہے کہ جن صارفین کے نام پر مقررہ حد سے زیادہ موبائل کنکشن ہیں، ان کی معلومات محکمہ کی جانب سے تیار کیے گئے 'ڈیجیٹل انٹیلی جنس پلیٹ فارم' (ڈی آئی پی) پر دستیاب ہے۔ ڈی او ٹی نے ٹیلی کام آپریٹروں کی مدد کے لیے یہ نظام تیار کیا ہے، تاکہ وہ ایسے صارفین کی شناخت کر سکیں جن کے نام پر موبائل کنکشن کی مقررہ حد پوری ہو چکی ہے۔ ڈی آئی پی مختلف ٹیلی کام کمپنیوں سے حاصل ہونے والی صارفین کی معلومات کا استعمال کرتا ہے۔ یہ معلومات ٹیلی کام کمپنیوں کو ایسے صارفین کی شناخت میں مدد دیتی ہے، جنہوں نے 9 سم کارڈ کی زیادہ سے زیادہ حد پار کر لی ہے۔ سرکلر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ''جب تک ٹیلی کام سروس پرووائیڈر کسٹمر ایپلی کیشن فارم (سی اے ایف) کی شرائط کی بنیاد پر ایسے اقدامات نافذ نہیں کرتے، اس وقت تک مقررہ حد سے زیادہ فعال کیے گئے کسی بھی موبائل کنکشن کو فوری طور پر معطل کر دیا جائے گا۔ یہ معطلی اس وقت تک برقرار رہے گی، جب تک موبائل کنکشن کی مقررہ حد سے تجاوز سے متعلق معاملہ حل نہیں ہو جاتا۔''

پونے میں 22 اگست کو خصوصی اجلاس سے قبل راہل گاندھی کا خواتین کے نام پیغام، 'جاننا چاہتا ہوں کہ آپ کیا محسوس کرتی ہیں'

نئی دہلی: کانگریس کے سینئر رہنما اور لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے ہندوستانی خواتین سے ان کے تجربات، مسائل، جدوجہد اور خوابوں کے بارے میں براہِ راست اپنی آواز میں بات رکھنے کی اپیل کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کو سماج یا خاندان کی نظر سے نہیں بلکہ اپنی نظر سے یہ بتانا چاہیے کہ ایک ہندوستانی خاتون ہونا ان کے لیے کیا معنی رکھتا ہے۔ راہل گاندھی نے ایک ویڈیو پیغام میں پونے میں 22 اگست کو 'چھاتروں کی گونج' مہم کے تحت ہونے والے خواتین کے خصوصی پروگرام کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس پروگرام کی تیاری کے دوران انہوں نے اپنی ٹیم میں شامل خواتین سے یہ جاننے کی کوشش کی کہ وہ ہندوستانی خواتین کی حیثیت سے کیا محسوس کرتی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ٹیم کی خواتین نے تقریباً 20 سے 40 منٹ تک اپنے تجربات، سماج کے رویے، اچھی اور بری باتوں اور اپنی زندگی کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں اظہار خیال کیا۔ راہل گاندھی کے مطابق اس مشق سے انہیں خواتین کے احساسات اور ان کے تجربات کو سمجھنے میں مدد ملی۔ انہوں نے کہا کہ اس کے بعد ان کی ٹیم نے فیصلہ کیا کہ اس گفتگو کو وسیع کیا جائے اور پروگرام میں شرکت کرنے والی اور اسے دیکھنے والی خواتین سے بھی یہی سوال پوچھا جائے کہ وہ ایک ہندوستانی خاتون ہونے کے ناتے کیا محسوس کرتی ہیں۔ راہل گاندھی نے خواتین کے سامنے کئی سوالات بھی رکھے۔ انہوں نے پوچھا کہ سماج خواتین کے ساتھ کیا رویہ اختیار کرتا ہے، خوف کو ان کے خلاف کس طرح استعمال کیا جاتا ہے، انہیں کس نوعیت کے تشدد کا سامنا کرنا پڑتا ہے، یہ تشدد انہیں کہاں کہاں برداشت کرنا پڑتا ہے اور ان حالات سے ملک کی شہری کی حیثیت سے ان کے احساسات کس طرح متاثر ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کی جانب سے ملنے والے جوابات نہایت شاندار اور گہرے تھے۔ انہوں نے بعض جوابات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ خواتین نے 'تشویش' کے نام پر مسلسل کنٹرول کیے جانے، پیپر لیکس، سستے کالجوں کی عدم دستیابی اور تعلیم میں ناکامی کی صورت میں کم عمری کی شادی جیسے مسائل کا ذکر کیا۔

'مودی حکومت یا پھراَن پڑھ حکومت'، چینی کی بڑھتی ہوئی قیمت پر اروند کیجریوال کا سخت ردعمل

نئی دہلی: ملک بھر میں چینی کی قیمت آسمان چھو رہی ہے۔ محض 17 دنوں کے اندر چینی کی قیمت میں تقریباً 20 روپے کا اضافہ ہوا ہے۔ چینی کی بڑھتی ہوئی قیمت پر دہلی کے سابق وزیر اعلیٰ اور عاپ رہنما اروند کیجریوال کا سخت ردعمل سامنے آیا ہے۔ اس حوالے سے انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک ویڈیو پوسٹ کی۔ انہوں نے کہا کہ ''مودی حکومت یا پھراَن پڑھ حکومت... یہ لوگ غیر ملکی زرمبادلہ بچانے کے لیے گنے سے ایتھنول بنا رہے تھے۔ اب ملک میں چینی کی کمی ہوگئی ہے اور صرف 17 دنوں میں قیمت 20 روپے بڑھ گئی ہے۔ اب حالات ایسے ہو گئے ہیں کہ وہی غیر ملکی زرمبادلہ پھونک کر چینی درآمد کرنے کی نوبت آگئی ہے۔ یہ حکومت ہے یا مذاق؟'' ہندی نیوز پورٹل 'اے بی پی نیوز' پر شائع ایک رپورٹ کے مطابق چینی کی قیمت میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ چینی کی سالانہ گھریلو کھپت 280 لاکھ ٹن کے قریب ہے۔ 31 جولائی کو چینی کی قیمت ہول سیل میں 44 روپے فی کلوگرام جبکہ ریٹیل میں 46 روپے فی کلوگرام فروخت ہو رہی تھی۔ یکم اگست کو ہول سیل کی قیمت 46 روپے ہوئی اور ریٹیل کی قیمت 47 روپے پہنچ گئی۔ اس کے بعد سے چینی کی قیمت میں مسلسل اضافہ ہوتا رہا ہے۔ 20 اگست کو چینی کی قیمت ہول سیل میں 60 روپے فی کلوگرام اور ریٹیل میں 65 روپے فی کلوگرام پہنچ گئی ہے۔ پورے ملک میں چینی کی اوسط مل قیمت 5500-5400 روپے فی کوئنٹل کی اب تک کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی۔ قابل ذکر ہے کہ ایک سال قبل چینی کی مل قیمت 3900 روپے فی کوئنٹل تھی، جس سے پتہ چلتا ہے کہ سالانہ بنیاد پر اس میں بھاری اضافہ ہوا ہے۔ وزارت برائے صارفین امور کے اعداد و شمار کے مطابق مل کی سطح پر قیمتوں میں اضافے کے ساتھ ہی چینی کی اوسط خوردہ قیمت بھی 13 فیصد بڑھ کر 18 اگست کو 3.52 روپے فی کلوگرام ہوگئی، جو ایک سال قبل 34.46 روپے فی کلوگرام تھی۔

بھاؤنگر میں زہریلی شراب کے باعث اب تک 7 لوگوں کی موت، تقریباً 28 لوگ اسپتال میں داخل، 4 پولیس اہلکار معطل

بھاؤنگر: 'ڈرائی اسٹیٹ' گجرات میں ایک بار پھر نقلی شراب نے کئی لوگوں کی جان لے لی ہے۔ بھاؤنگر ضلع میں زہریلی شراب پینے کے باعث اب تک 7 لوگوں کی موت ہو چکی ہے۔ اس معاملے میں 4 پولیس اہلکاروں کو معطل کیا جا چکا ہے۔ اس کے علاوہ 21 ملزمان کے خلاف ایف آئی آر بھی درج کی جا چکی ہے، جن کے اوپر نقلی شراب بنانے اور فروخت کرنے کا الزام ہے۔ واضح رہے کہ گجرات 'ڈرائی اسٹیٹ' ہے، جہاں شراب تیار کرنے، فروخت کرنے اور استعمال کرنے پر پابندی ہے۔ پولیس اب پورے سپلائی چین کا پتہ لگانے کی کوشش کر رہی ہے، جس کے تحت یہ معلوم کیا جا رہا ہے کہ آخر کیسے لوگوں تک شراب پہنچائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ پولیس یہ بھی پتہ لگانے کی کوشش کر رہی ہے کہ شراب کے بچے ہوئے باقی حصے کو کیسے اور کہاں پر بھیج دیا جاتا تھا۔ اس سلسلے میں کیمیکل جانچ کی رپورٹ کے حوالے سے بھی ایف آئی آر درج کی جا چکی ہے۔ دوسری جانب پولیس کی تفتیش کے دوران ضبط کی گئی رائل اسٹیج کی بوتل میں بڑی مقدار میں میتھانول کا استعمال بھی پایا گیا، جس کا تذکرہ ایف آئی آر میں بھی کیا گیا ہے۔ اس شراب میں 59.38 فیصد میتھانول اور 0.94 فیصد ایتھنول ملا ہوا تھا۔ قابل ذکر ہے کہ یہ پورا معاملہ تب سامنے آیا جب شراب کا استعمال کرنے کے بعد لوگوں کو الٹی اور سانس لینے میں تکلیف ہونے لگی۔ اس کے بعد سبھی کو بھاؤنگر اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ جن لوگوں نے زہریلی شراب کا استعمال کیا تھا، ان تمام افراد کے بیانات اور ان سے متعلق طبی رپورٹس کو ایف آئی آر میں درج کیا گیا ہے۔ 'دی اسٹیٹ مانیٹرنگ سیل' (ایس ایم سی) اب پورے معاملے کی تحقیقات میں مصروف ہے۔ تحقیقات کے تحت افسران اس زہریلی شراب سے منسلک پورے عمل کے بارے میں پتہ لگانے کی کوشش کر رہی ہے، جس کے ذریعہ یہ شراب عام لوگوں تک پہنچائی جاتی تھی۔

جھارکھنڈ ہائی کورٹ نے جے پی ایس سی تقرریاں منسوخ کرنے کے حکم پر لگائی روک، حکومت اور کمیشن سے جواب طلب

رانچی: جھارکھنڈ ہائی کورٹ نے ریاستی حکومت کی جانب سے 11ویں سے 13ویں جھارکھنڈ پبلک سروس کمیشن (جے پی ایس سی) مشترکہ سول سروس امتحان اور فوڈ سیفٹی آفیسر امتحان کے ذریعے کی گئی تقرریاں منسوخ کرنے کے فیصلے پر اگلے حکم تک روک لگا دی ہے۔ عدالت نے اس معاملے میں ریاستی حکومت اور جھارکھنڈ پبلک سروس کمیشن سے جواب بھی طلب کیا ہے۔ معاملے کی اگلی سماعت 15 ستمبر کو ہوگی۔ جسٹس دیپک روشن کی عدالت نے جمعرات کو کامیاب اور منتخب امیدواروں کی جانب سے دائر درخواستوں پر سماعت کرتے ہوئے حکومت کے ان احکامات پر عبوری روک لگائی جن کے ذریعے مذکورہ امتحانات اور ان کے نتیجے میں ہوئی تقرریوں کو منسوخ کیا گیا تھا۔ درخواست گزاروں نے حکومت کے فیصلے کو چیلنج کرتے ہوئے کہا تھا کہ انہیں اپنا موقف پیش کرنے کا موقع دیے بغیر یک طرفہ طور پر امتحانات اور تقرریاں منسوخ کر دی گئیں۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر بھرتی کے عمل میں کسی مرحلے پر بے ضابطگی ہوئی ہے تو اس کی ذمہ داری طے کر کے قصوروار افراد کے خلاف کارروائی کی جانی چاہیے، لیکن مقررہ طریقہ کار کے تحت امتحان پاس کر کے میرٹ کی بنیاد پر منتخب ہونے والے امیدواروں کو بغیر انفرادی جانچ اور سماعت کے ملازمت سے محروم کرنا قدرتی انصاف کے اصولوں کے خلاف ہے۔ 11ویں سے 13ویں جے پی ایس سی مشترکہ سول سروس امتحان سے متعلق دو الگ الگ درخواستوں میں دیپ مالا اور دیگر اور سونم کماری نے حکومت کے فیصلے کو چیلنج کیا تھا۔ اس کے علاوہ سوربھ سنگھ اور دیگر نے فوڈ سیفٹی آفیسر کی تقرریاں منسوخ کیے جانے کے خلاف عدالت سے رجوع کیا تھا۔ درخواست گزاروں کے وکیل امرتانش وتس کے مطابق، عدالت کے حکم سے تقریباً 450 امیدواروں کو راحت ملی ہے، جبکہ فوڈ سیفٹی آفیسر کے طور پر منتخب 54 امیدواروں کو بھی اس فیصلے سے فائدہ پہنچا ہے۔ ان میں کئی امیدوار ایسے ہیں جو تقرری کے بعد سرکاری ملازمت جوائن کر چکے تھے اور بعض نے اپنی تربیت بھی مکمل کر لی تھی۔ سونم کماری نے اپنی درخواست میں کہا تھا کہ انہوں نے جھارکھنڈ میں تقرری کے لیے دوسری جگہ کی ملازمت چھوڑ دی تھی۔ انہیں 24 نومبر 2025 کو تقرری نامہ ملا اور انہوں نے تربیت بھی مکمل کر لی، لیکن 18 اگست کو ریاستی حکومت کی جانب سے جاری حکم کے بعد ان کی تقرری منسوخ کر دی گئی۔ واضح رہے کہ جھارکھنڈ میں بھرتی امتحانات میں بے ضابطگیوں کے خلاف طلبہ تقریباً 25 دن تک احتجاج کرتے رہے تھے۔ اس دوران ریاستی حکومت نے سی آئی ڈی کی تحقیقات میں سامنے آنے والے حقائق کی بنیاد پر 18 اگست کو 2014 کے بعد منعقد 22 امتحانات منسوخ کرنے اور دیگر کئی امتحانات کی جانچ کا فیصلہ کیا تھا۔ حکومت کے مطابق، جھارکھنڈ پبلک سروس کمیشن کی جانب سے منعقد اور ٹی ڈی پی ایل ایجنسی کے ذریعے کرائے گئے امتحانات میں بے ضابطگیوں کی شکایات سامنے آئی تھیں۔ حکومت نے ٹی ڈی پی ایل سے متعلق امتحانات منسوخ کرنے کے ساتھ 2014 کے بعد منعقد مختلف تقرری امتحانات میں ممکنہ بے ضابطگیوں کی بھی تحقیقات کا حکم دیا تھا۔

عصمت دری معاملہ: ترون تیج پال نے باامبے ہائی کورٹ کے فیصلے کو سپریم کورٹ میں کیا چیلنج

نئی دہلی: تہلکہ میگزین کے سابق ایڈیٹر ترون تیج پال نے اپنی سابق ساتھی کے ساتھ عصمت دری کے معاملے میں بامبے ہائی کورٹ کی جانب سے سنائی گئی 10 سال کی سزا کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا ہے۔ اس معاملے میں گوا حکومت نے بھی سپریم کورٹ سے رجوع کرتے ہوئے ہائی کورٹ کی جانب سے دی گئی سزا کو ناکافی قرار دیتے ہوئے مزید سخت سزا دینے کی اپیل کی ہے۔ ترون تیج پال نے اپنی درخواست میں بامبے ہائی کورٹ کے 6 اگست 2026 کے فیصلے اور اس کے تحت سنائی گئی 10 سال کی سخت قید کی سزا کو چیلنج کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی وہ ہائی کورٹ کے اس فیصلے کو بھی چیلنج کر رہے ہیں جس میں انہیں 2013 کے اس معاملے میں قصوروار قرار دیا گیا ہے۔ یہ معاملہ نومبر 2013 میں سامنے آیا تھا۔ ترون تیج پال پر الزام تھا کہ انہوں نے گوا کے ایک لگژری ہوٹل کی لفٹ میں اپنی ایک جونیئر خاتون ساتھی کے ساتھ عصمت دری کی۔ شکایت کے بعد گوا پولیس نے ان کے خلاف عصمت دری سمیت مختلف دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا تھا۔ پولیس نے نومبر 2013 میں انہیں گرفتار بھی کیا تھا۔ اس معاملے کی سماعت میپوسا کی سیشن عدالت میں ہوئی۔ مئی 2021 میں عدالت نے ثبوتوں کی کمی کا حوالہ دیتے ہوئے ترون تیج پال کو تمام الزامات سے بری کر دیا تھا۔ اس فیصلے کے خلاف گوا حکومت نے بامبے ہائی کورٹ سے رجوع کیا تھا۔

عید میلادالنبی ﷺ کے جلوس کو خدمتِ خلق کا نمونہ بنائیں: حضرت معین اشرف میاں

خلافت ہاؤس میں اہم اجلاس؛ پولیس کے اعلیٰ افسران کی شرکت، 26 اگست کو روایتی جلوس نکالنے کا اعلان

ممبئی، 20 اگست (ایجنسیز) عید میلادالنبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے موقع پر 26 اگست کو خلافت کمیٹی کی جانب سے نکالے جانے والے جلوس کے سلسلے میں انتظامات اور نظم و ضبط کے سلسلے میں خلافت ہاؤس میں ایک اہم اجلاس منعقد ہوا، جس میں پولیس کے اعلیٰ افسران، علماء کرام، سیاسی و سماجی رہنماؤں اور بڑی تعداد میں شہریوں نے شرکت کی۔ اجلاس میں جلوس کو پرامن، باوقار، منظم اور شریعت کے دائرے میں رکھنے کے ساتھ ساتھ نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کو عملی طور پر پیش کرنے پر خصوصی زور دیا گیا۔ جلسے سے خطاب کرتے ہوئے حضرت معین اشرف میاں نے کہا کہ عید میلادالنبی ﷺ کا جشن انتہائی شاندار انداز میں منایا جائے، لیکن اس کے ساتھ مکمل ڈسپلن اور اسلامی آداب کا خیال رکھا جائے۔ جلوس میں ایسا کوئی عمل نہیں ہونا چاہیے جس سے اسلام اور مسلمانوں کی شبیہ متاثر ہو۔ انہوں نے کہا کہ حضور اکرم ﷺ نے انسانیت کو امن، محبت، بھائی چارے، خدمت اور حسنِ اخلاق کا درس دیا ہے۔ اس لیے میلادالنبی ﷺ منانے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم غریبوں، ضرورت مندوں، مریضوں اور پریشان حال لوگوں کی مدد کریں اور معاشرے کے کمزور طبقات کے کام آئیں۔ انہوں نے حدیثِ مبارک کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ لوگوں میں بہترین وہ ہے جو دوسروں کے لیے زیادہ نفع بخش ہو۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم واقعی حضور اکرم ﷺ سے محبت کا اظہار کرنا چاہتے ہیں تو غریبوں کو کھانا کھلائیں، ضرورت مندوں میں راشن تقسیم کریں، مریضوں کے علاج میں مدد کریں، تعلیم حاصل کرنے کے خواہش مند بچوں کا تعاون کریں، مزدوروں کے حقوق ادا کریں اور اپنے پڑوسیوں، والدین اور پریشان حال لوگوں کی خبر گیری کریں۔ حضرت معین اشرف میاں نے کہا کہ ایک مزدور ہمارے لیے محنت کرتا ہے تو اس کی اجرت بروقت ادا کرنا بھی رسول اکرم ﷺ کی تعلیمات پر عمل ہے۔ اسی طرح پانی کا تحفظ، درخت لگانا اور ماحول کی حفاظت بھی ایسے کام ہیں جن کے ذریعے ہم نبی رحمت ﷺ کی تعلیمات کو عملی زندگی میں فروغ دے سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ لاکھوں روپے ڈی جے اور غیر ضروری نمائش پر خرچ کرنے کے بجائے اگر یہی رقم غریبوں اور ضرورت مندوں پر خرچ کی جائے تو نہ جانے کتنے خاندانوں کی مدد ہو سکتی ہے اور کتنے پریشان حال لوگوں کے زخموں پر مرہم رکھا جا سکتا ہے۔ انہوں نے نوجوانوں سے خاص طور پر اپیل کی کہ وہ جلوس میں رقص، گانے، شور شرابے، ڈی جے اور دیگر خرافات سے مکمل اجتناب کریں۔ انہوں نے کہا کہ ماضی میں روایتی جلوس باوقار انداز میں پیدل نکالا جاتا تھا، لوگ ادب و احترام کے ساتھ چلتے تھے اور نماز کے اوقات میں نماز کی ادائیگی کا اہتمام کرتے تھے۔ اسی روایت کو دوبارہ زندہ کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ جلوس میں شریک نوجوانوں کی گلی، محلہ اور علاقے کی سطح پر رہنمائی کی جائے اور انہیں سمجھایا جائے کہ جلوس کا مقصد صرف جشن نہیں بلکہ حضور اکرم ﷺ کی سیرت اور تعلیمات کو عام کرنا بھی ہے۔ حضرت معین اشرف میاں نے کہا کہ مہاراشٹر سمیت ملک کے مختلف علاقوں میں سیلاب اور دیگر قدرتی آفات سے لوگ متاثر ہوئے ہیں۔ ایسے حالات میں متاثرین کی مدد، ضرورت مندوں تک پانی پہنچانا، کسانوں اور غریب خاندانوں کی مدد کرنا اور انسانی خدمت کے دیگر کام انجام دینا میلادالنبی ﷺ کے پیغام کو عام کرنے کا مؤثر

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MJ
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

10% 20% 30% 70% 20% 30%
Panchsheel
श्रीनगर, नांदेड. फो.9067725952
UPTO 50% OFF*

روزنامہ ورقِ تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताज़ा
21 August 2026

اشرف غنی کہاں ہیں اور ان کی افغانستان واپسی پر بحث کیوں شروع ہوئی؟

ضیاشہریار

پانچ برس قبل انھی دنوں اشرف غنی کی حکومت کا خاتمہ ہوا تھا اور وہ ازبکستان روانہ ہوئے تھے۔ وہاں ایک رات قیام کے بعد انھوں نے متحدہ عرب امارات میں پناہ لی جہاں وہ اب سے دو ماہ قبل تک مقیم رہے۔ تاہم متحدہ عرب امارات سے روانگی کا اعلان کرنے کے بعد سے اشرف غنی نے دو ماہ سے زائد عرصے سے اپنی نئی رہائش گاہ کے بارے میں خاموشی اختیار کر رکھی ہے۔ افغانستان کے سابق صدر محمد اشرف غنی کے قریبی ذرائع نے بی بی سی کو بتایا ہے کہ وہ اس وقت لبنان میں مقیم ہیں، جہاں انھوں نے کئی برس پہلے تعلیم حاصل کی تھی۔ یاد رہے کہ اشرف غنی کی اہلیہ رولا غنی بھی لبنان کی شہری ہیں۔ پانچ برس قبل صدر محمد اشرف غنی اپنے چند قریبی ساتھیوں کے ہمراہ دو ہیلی کاپٹروں میں صدارتی محل سے ازبکستان روانہ ہوئے تھے۔ اسی روز 20 برس بعد اسلامی جمہوریہ افغانستان کا خاتمہ ہو گیا تھا۔ تاہم حالیہ دنوں سابق افغان صدر کا نام ایک بار پھر افغان سیاسی حلقوں میں زیرِ بحث ہے، تاہم اس بار وجہ ان کی سیاسی سرگرمیاں نہیں بلکہ ان کے مستقبل اور موجودہ ٹھکانے سے متعلق سوالات ہیں۔ اس وقت کئی حلقوں میں سوال یہ اٹھایا جا رہا ہے کہ اشرف غنی کہاں ہیں اور وہ اپنی موجودہ رہائش گاہ کو عوامی سطح پر ظاہر کیوں نہیں کرنا چاہتے؟ یہ سوال حالیہ دنوں میں اس لیے بھی زیادہ اہم ہو گیا ہے کہ طالبان حکومت کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے اشرف غنی کی افغانستان واپسی کے امکان پر بات کی ہے جبکہ سابق صدر کی جانب سے ان کے بیان پر سخت ردِعمل بھی سامنے آیا۔ بی بی سی نے اشرف غنی کی لبنان میں رہائش کی حیثیت کے بارے میں وضاحت کے لیے لبنانی وزارتِ خارجہ سے رابطہ کیا۔ لبنانی حکام سے یہ بھی پوچھا گیا کہ آیا سابق افغان صدر کو سیاسی پناہ دی گئی ہے یا ان کی موجودگی لبنان میں عارضی نوعیت کی ہے۔ لبنان کی وزارتِ خارجہ کے ایک مشیر نے اشرف غنی کی ملک میں موجودگی کی تصدیق یا تردید کیے بغیر بی بی سی سے کہا کہ سوالات تحریری طور پر بھیجے جائیں تاکہ ان کے جواب فراہم کیے جا سکیں۔ تاہم لبنانی وزارتِ خارجہ نے تاحال بی بی سی کے سوالات کا جواب نہیں دیا۔ یاد رہے کہ طالبان کے مرکزی ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے حال ہی میں ایرانی نشریاتی ادارے آئی آر ٹی وی کو دیے گئے ایک انٹرویو میں کہا تھا کہ اشرف غنی اور ان کے رشتہ دار 'عام معافی' کے دائرے میں آتے ہیں اور وہ افغانستان واپس آ کر ایک عام شہری کی طرح ملک میں رہ سکتے ہیں۔ تاہم طالبان حکومت کے ترجمان نے یہ بھی دعویٰ کیا تھا کہ اشرف غنی سیاسی میدان میں 'اپنا امتحان دے چکے ہیں۔' ذبیح اللہ مجاہد کے بیان پر ردِعمل دیتے ہوئے اشرف غنی نے اپنے سے قریبی سمجھے جانے والے نجی میڈیا ادارے 'ای بی این' سے گفتگو میں کہا کہ انھوں نے کوئی ایسا جرم نہیں کیا جس کے لیے معافی کی ضرورت ہو۔ انھوں نے کہا کہ 'طالبان حکومت کو عوام کے ووٹ کا احترام کرنا چاہیے تاکہ سیاسی عمل آگے بڑھ سکے۔' ساتھ ہی انھوں نے زور دے کر کہا کہ وہ 'کبھی طالبان کے سامنے سر نہیں جھکائیں گے۔' اشرف غنی نے ایک عرصے تک اپنی نئی رہائش گاہ کے بارے میں خاموشی اختیار کی اور اسے خفیہ رکھنے کی کوئی وجہ بھی نہیں بتائی ہے۔ اس سال 26 مئی کو عیدالاضحیٰ کے موقع پر اپنے پیغام میں چھ ماہ کی خاموشی کے بعد محمد اشرف غنی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اعلان کیا تھا کہ وہ متحدہ عرب امارات چھوڑ چکے ہیں اور اب ایک 'محفوظ' مقام پر موجود ہیں۔ انھوں نے یہ بھی کہا تھا کہ 'کچھ عرصے تک مجھے آپ سے بات کرنے سے روکا گیا اور میری آواز خاموش کر دی گئی تھی۔' اگرچہ گذشتہ دو ماہ کے دوران اشرف غنی نے سوشل میڈیا پر اپنے پیغامات اور تبصروں میں اضافہ کیا ہے لیکن انھوں نے اب تک اپنے موجودہ ٹھکانے کے بارے میں خاموشی برقرار رکھی ہے اور اس حوالے سے کوئی معلومات فراہم نہیں کی ہیں۔

اشرف غنی کے ایک قریبی ذریعے نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بی بی سی سے بات کرتے ہوئے کہا کہ 'اپنی موجودہ رہائش گاہ کے بارے میں اعلان نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ ابھی تک اپنے پسند کے ملک اور مقام پر مستقل طور پر آباد نہیں ہوئے ہیں۔' انھوں نے دعویٰ کیا کہ 'اس وقت اشرف غنی کے پاس تین مختلف ممالک میں رہائش کے تین آپشن موجود ہیں تاہم انھوں نے ابھی یہ حتمی فیصلہ نہیں کیا کہ وہ طویل مدت کے لیے کس ملک میں رہنا چاہتے ہیں۔' اس اہم ذریعے کے مطابق اشرف غنی کسی اسلامی ملک میں رہائش کو ترجیح دیتے ہیں تاہم وہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ ان کی آئندہ رہائش گاہ ایسی ہو جہاں وہ افغانستان سے متعلق مسائل پر آزادانہ طور پر اپنی رائے کا اظہار کر سکیں اور افغان عوام تک اپنے خیالات پہنچا سکیں۔ ذرائع کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ متحدہ عرب امارات کی حکومت نے گذشتہ سال نومبر سے اشرف غنی پر سیاسی امور پر عوامی تبصرہ کرنے پر پابندی عائد کر رکھی ہے۔ ان کے مطابق سابق صدر اشرف غنی نے ابوظبی کے حکام کو بھی ایک احتجاجی خط میں لکھا تھا کہ وہ اس پابندی کو قبول نہیں کرتے اور ملک چھوڑنے کے لیے ضروری سہولتیں فراہم کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ اس پابندی کی درست وجہ واضح نہیں ہے۔ اشرف غنی کے قریبی ذریعے نے کہا کہ خود اشرف غنی کا خیال ہے کہ اس فیصلے کا طالبان حکومت سے کوئی تعلق نہیں اور ممکن ہے اس کے پیچھے 'امریکہ کا دباؤ' ہو۔ انھوں نے دعویٰ کیا کہ بعض ممالک نے بظاہر 'امریکی ردِعمل یا دباؤ کے خدشے' کے باعث سابق افغان صدر کو رہائش دینے سے انکار کیا ہے، تاہم انھوں نے ان ممالک کے نام نہیں بتائے۔ متحدہ عرب امارات کی حکومت نے اشرف غنی کی روانگی کی وجہ پر کوئی تبصرہ نہیں کیا ہے۔ 2021 میں افغانستان سے امریکی انخلا کے بعد امریکہ نے اشرف غنی کے ساتھ اپنے تعلقات یا رابطوں کے حوالے سے کوئی باضابطہ مؤقف اختیار نہیں کیا۔ تاہم افغانستان کی تعمیرِ نو کی نگرانی کرنے والے امریکی ادارے سیگار (سپیشل انسپکٹر جنرل فار افغانستان ریکنسٹرکشن) نے اشرف غنی سے ان الزامات پر وضاحت طلب کی تھی جن میں کہا گیا تھا کہ وہ افغانستان چھوڑتے وقت اپنے ساتھ بڑی رقم ساتھ لے گئے تھے۔ سیگار کی ان تحقیقات میں 15 اگست 2021 یعنی افغان جمہوریہ کے خاتمے کے دن، سابق صدر محمد اشرف غنی پر لگائے گئے مالی بے ضابطگیوں اور رقوم کی منتقلی کے الزامات کا بھی جائزہ لیا گیا۔ اگست 2022 میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ میں سیگار نے الزام عائد کیا کہ اشرف غنی نے اپنے وکیل کے ذریعے ادارے کے 56 سوالات میں سے صرف چھ کے جواب دیے تھے۔ دوسری جانب رپورٹ کے مطابق سیگار سے بات کرنے والے تمام عینی شاہدین نے کہا کہ اشرف غنی ہیلی کاپٹر میں اپنے ساتھ زیادہ سامان نہیں لے گئے تھے۔ اشرف غنی نے ان الزامات کی تردید کی تھی۔ بی بی سی کو دیے گئے ایک انٹرویو میں انھوں نے کہا تھا کہ وہ اس معاملے پر کسی بھی آزاد بین الاقوامی یا اقوام متحدہ کی تحقیقات میں تعاون کے لیے تیار ہیں۔ حالیہ اطلاعات میں یہ بھی کہا گیا کہ اشرف غنی نے برطانیہ میں رہائش کے لیے درخواست دی ہے۔ بی بی سی نے اس بارے میں برطانوی وزارتِ خارجہ اور وزارتِ داخلہ سے رابطہ کیا۔ وزارتِ خارجہ نے معاملہ وزارتِ داخلہ کو بھیج دیا جبکہ وزارتِ داخلہ نے کہا کہ وہ عام طور پر انفرادی معاملات پر تبصرہ نہیں کرتی۔

سابق صدر اشرف غنی کو برسوں سے جاننے والے سیاسی تجزیہ کار طارق فرہادی کہتے ہیں کہ موجودہ حالات اور اشرف غنی کی عمر کو دیکھتے ہوئے انھیں افغانستان واپس آ جانا چاہیے اور حامد کرزئی اور عبداللہ عبداللہ کی طرح ملک میں رہنا چاہیے۔ طارق فرہادی نے کہا کہ 'شاید یہ اشرف غنی کی اپنی حیثیت اور افغانستان، دونوں کے لیے بہتر ہو۔ افغان تاریخ میں امان اللہ خان کی مثال بھی موجود ہے۔ انھیں 1929 میں افغانستان چھوڑنا پڑا تھا۔ وہ پہلے برطانوی ہند اور پھر اٹلی گئے، اور بالآخر 1960 میں زیورخ میں فوت ہوئے۔' ان کے مطابق 'امان اللہ خان 31 برس تک ملک سے باہر رہے اور اس عرصے میں افغانستان کے حالات پر ان کا کوئی اثر نہیں رہا۔ یہ افسوسناک بات ہے۔ شاید بہتر ہوتا کہ وہ کسی نہ کسی طرح اپنے ملک واپس آ جاتے۔' طارق فرہادی کے مطابق 'سیاسی رہنماؤں کی ملک واپسی اور افغانستان کے اندر موجودگی فکری اور سیاسی خلیج کو کم کرنے میں مدد دے سکتی ہے۔ افغان تاریخ کے تناظر میں یہ بھی بہتر ہو سکتا ہے کہ ملکی رہنما اقتدار چھوڑنے کے بعد بھی اپنی سرزمین پر رہیں اور قومی مسائل کے حل کے عمل کا حصہ بنیں۔' طارق فرہادی کا کہنا ہے کہ حالیہ جنگ کے دوران ایران کی جانب سے متحدہ عرب امارات پر میزائل اور ڈرون حملوں اور خصوصاً ابوظبی کو نشانہ بنائے جانے کے بعد سکیورٹی تشویش کے باعث اشرف غنی کو اماراتی حکام سے ملک چھوڑنے کی درخواست کرنے کا موقع ملا جسے قبول کر لیا گیا۔ ان کا دعویٰ ہے کہ اشرف غنی جس بھی ملک میں رہیں گے انھیں ممکنہ طور پر اسی نوعیت کی پابندیوں کا سامنا رہے گا اور انھیں وسیع سیاسی سرگرمیوں کی اجازت نہیں ہو گی۔ اشرف غنی کی صورتِ حال کی وضاحت کرتے ہوئے طارق فرہادی ان عالمی رہنماؤں کی مثال دیتے ہیں جو سیاسی تبدیلیوں کے بعد اپنے ممالک چھوڑنے پر مجبور ہوئے۔ انھوں نے کہا کہ 'تیونس میں 'جیسمین انقلاب' کے بعد صدر زین العابدین بن علی نے عجلت میں ملک چھوڑ کر سعودی عرب میں پناہ لی۔ اس کے بعد وہ عملاً عوامی اور سیاسی منظرنامے سے الگ ہو گئے۔ شام میں بشار الاسد بھی حالات خراب ہونے کے بعد روس چلے گئے اور کچھ عرصہ بعد اعلان کیا کہ وہ سیاسی سرگرمیوں سے دور رہ کر کاروباری معاملات میں مصروف ہیں۔' ان کے مطابق جلاوطنی اختیار کرنے والے رہنماؤں کا مستقبل اکثر میزبان ممالک کے سیاسی مفادات اور حالات پر منحصر ہوتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ 'شیخ حسینہ کا معاملہ کچھ مختلف ہے۔ وہ بنگلہ دیش میں بڑے پیمانے پر احتجاج کے بعد انڈیا چلی گئیں لیکن نئی دہلی نے اپنے مفادات اور بنگلہ دیش سے متعلق پالیسیوں کے پیشِ نظر انھیں فی الحال پناہ دے رکھی ہے اور ان کے مستقبل کے بارے میں غور کر رہا ہے۔' 'اس کے برعکس اگر ہم محمد رضا شاہ پہلوی کی مثال دیکھیں تو ایرانی انقلاب کے بعد، بہت سے مغربی ممالک کے ساتھ قریبی تعلقات کے باوجود، انھیں رہائش کے لیے ملک ڈھونڈنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ آخرکار مصر کے صدر انور سادات نے انھیں پناہ دی اور وہ وہیں وفات پا گئے۔' طارق فرہادی کا کہنا ہے کہ افغانستان میں مغرب کے 20 سالہ تجربے کے بعد کئی یورپی حکومتیں ملک کے سابق رہنماؤں سے متعلق معاملات میں دوبارہ شامل ہونے سے گریز کرتی ہیں۔ انھوں نے کہا کہ 'اشرف غنی ان ممالک میں بااثر شخصیات کو جانتے ہیں، لیکن جب ان کی رہائش کا معاملہ سامنے آتا ہے تو لوگ خاموش رہنے کو ترجیح دیتے ہیں اور انتظار کرتے ہیں کہ کوئی دوسرا ملک انھیں قبول کرنے کی ذمہ داری لے۔' طارق فرہادی کے مطابق 'اس وقت افغانستان میں حکومت کی تبدیلی مغربی ممالک اور ڈونلڈ ٹرمپ انتظامیہ کے ایجنڈے میں شامل نہیں اور اسی وجہ سے یہ ممالک اشرف غنی کے ساتھ سیاسی سطح پر رابطہ رکھنے یا ان کے سیاسی مستقبل میں کردار ادا کرنے میں کم دلچسپی رکھتے ہیں۔'

(بی بی سی اردو)

ورقِ تازہ

21 August 2026 اداریہ

میلاد النبیؐ اور احترام کے تقاضے

ماہِ ربیع الاول کی آمد امتِ مسلمہ کے لیے بہار کا پیغام لے کر آتی ہے۔ محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کا جشن مسلم معاشرے کے لیے باعثِ سعادت اور ایمان کا روشن باب ہے۔ اس پرمسرت موقع پر پوری دنیا میں درود و سلام کی محافل اور سیرتِ طیبہ کے تذکروں سے فضا معطر ہو جاتی ہے اور عقیدتوں کا ایک نیا رنگ ہر طرف بکھر جاتا ہے۔ مسلمانوں کے دلوں میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اس قدر رچی بسی ہے کہ وہ ہر ممکن طریقے سے اس کا اظہار کرنا چاہتے ہیں۔ مساجد، گھروں، گلیوں اور چوراہوں کو برقی قمقموں اور سبز پرچموں سے سجانے کا عمل دراصل اسی دلی مسرت کا ایک خوبصورت اور ظاہری مظہر ہے۔ یہ وہ دن ہوتا ہے جب ہر چہرہ خوشی سے تمتما رہا ہوتا ہے اور فضا درود و سلام کی صداؤں سے گونج رہی ہوتی ہے۔ عصرِ حاضر میں اس بے پناہ خوشی اور جشنِ میلاد منانے کے طریقوں میں کئی نئی اور دلکش روایات شامل ہو چکی ہیں۔ جدید ذرائع ابلاغ اور تشہیر کے طریقوں کو اپناتے ہوئے اب شاہراہوں پر بڑے بڑے بینرز، فلیکس اور ہورڈنگز لگانے کا ایک وسیع رواج قائم ہو چکا ہے۔ ہر مقامی تنظیم، سماجی کارکن اور نوجوانوں کے گروہ ان بینرز کے ذریعے اپنی عقیدت اور خوشی کا بھرپور اظہار کرتے ہیں۔ ان دیدہ زیب تشہیری بورڈز پر محض مبارکباد کے عام پیغامات درج نہیں ہوتے، بلکہ ان میں نہایت مقدس اور بابرکت عبارات شامل کی جاتی ہیں۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ گرامی، قرآنی آیات، درود شریف، اور گنبدِ خضریٰ سمیت مقدس مقامات کی دلکش تصاویر ان بینرز کی زینت بنائی جاتی ہیں۔ ان مبارک ناموں اور شبیہات کو چھاپتے اور آویزاں کرتے وقت یقیناً محبت کا جذبہ اپنے عروج پر ہوتا ہے۔ عقیدت اور محبت کا سب سے پہلا اور بنیادی اصول ادب ہے۔ صوفیا اور بزرگانِ دین کا ہمیشہ سے یہی فرمان رہا ہے کہ باادب بانصیب اور بے ادب بے نصیب۔ جب محبت کا دعویٰ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس سے ہو، تو احترام کے تقاضے اس قدر حساس ہو جاتے ہیں کہ اس میں کسی بھی قسم کی لغزش کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ سچی عقیدت کا اصل حسن اسی ادب و احترام میں پوشیدہ ہے۔

اس تمام تر شاندار اہتمام اور محبت کے اظہار کے بعد، ایک ایسا پہلو بھی ہے جو عموماً انجانے میں یا لاپرواہی کے سبب ہماری توجہ سے اوجھل رہ جاتا ہے۔ جس جوش و خروش سے یہ بینرز لگائے جاتے ہیں، تقریب گزر جانے کے بعد اکثر انہیں بحفاظت اتارنے کا خیال ذہنوں سے محو ہو جاتا ہے۔ مقدس ناموں اور آیات والے یہ ہورڈنگز کئی کئی ہفتوں تک بجلی کے کھمبوں اور دیواروں پر یونہی لٹکتے رہ جاتے ہیں۔ کھلے آسمان تلے آویزاں رہنے کی وجہ سے موسمی اثرات، تیز ہواؤں اور بارش کے باعث یہ خوبصورت بینرز رفتہ رفتہ خستہ حال ہونے لگتے ہیں۔ ہوا کے دباؤ سے ان کے پھٹنے، سڑکوں پر گرنے اور گرد و غبار میں لتھڑنے کے امکانات پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ ایک ایسی صورتحال ہے جو جان بوجھ کر تو پیدا نہیں کی جاتی لیکن اس کے نتیجے میں ان مبارک ناموں کی وہ توقیر برقرار نہیں رہ پاتی جو مطلوب ہے۔ جب یہ ہورڈنگز طویل عرصے تک سڑکوں پر موجود رہتے ہیں تو مقامی کارپوریشن اور میونسپلٹی کا عملہ اپنی معمول کی صفائی مہم کے تحت انہیں ہٹانے کے لیے حرکت میں آتا ہے۔ سرکاری اہلکاروں کے لیے سڑکوں سے تجاوزات ہٹانا محض ایک روزمرہ کا کام ہے۔ وہ اپنے دفتری احکامات کی تعمیل میں تیزی سے کام کرتے ہیں، اور ان سے یہ توقع نہیں رکھی جا سکتی کہ وہ ان بینرز پر درج مقدس عبارات کی نزاکت کو پوری طرح محسوس کر سکیں گے۔

اس مرحلے پر ان بینرز کے ساتھ جو سلوک ہوتا ہے، وہ کسی بھی حساس دل کو رنجیدہ کرنے کے لیے کافی ہے۔ اتارنے کے دوران ان کا گرنا، دیگر کچرے کے ساتھ مل جانا یا مناسب جگہ پر نہ رکھا جانا، ہماری اس عقیدت کے منافی ہے جس کا اظہار ہم نے ربیع الاول کے آغاز میں کیا تھا۔ ادب اور محبت کا یہ غیر معمولی تقاضا ہے کہ جو ہاتھ ان بینرز کو لگانے کے لیے انتہائی عقیدت سے اٹھتے ہیں، تقریب کے اختتام پر وہی ہاتھ انہیں باوقار طریقے سے اتارنے کی ذمہ داری بھی بخوشی قبول کریں۔ جس علاقے، سڑک یا چوک پر کوئی تنظیم یا افراد اپنا ہورڈنگ آویزاں کریں، وہ پہلے سے یہ لائحہ عمل بھی طے کر لیں کہ جشن ختم ہوتے ہی اسے بحفاظت وہاں سے ہٹا لیا جائے گا۔ اتارے گئے ان بینرز کے حوالے سے بھی انتہائی محتاط اور شرعی رویہ اپنانے کی ضرورت ہے۔ انہیں کسی بھی صورت کوڑے دانوں، گلیوں کے کناروں یا غیر محفوظ جگہوں پر نہیں چھوڑنا چاہیے۔ انہیں نہایت احتیاط کے ساتھ تہہ کر کے کسی محفوظ اور پاک جگہ پر رکھنا چاہیے، یا پھر علمائے کرام کی رہنمائی کے مطابق ان عبارات کو اس طرح تلف کرنے کا بندوبست کرنا چاہیے کہ ان کی حرمت پوری طرح محفوظ رہے۔ اس اصلاحی اور فلاحی پیغام کو عام کرنے میں معاشرے کے تمام طبقات کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ مساجد کے ائمہ کرام، علمائے دین اور محلے کے سرکردہ افراد اپنے خطبات اور مجالس کے ذریعے عوام کی ذہن سازی کر سکتے ہیں۔ انہیں یہ باور کرانا ضروری ہے کہ اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی توقیر کسی بھی قسم کی ظاہری نمائش پر سبقت رکھتی ہے، اور اس احترام کی پاسداری ہم سب کا اجتماعی فریضہ ہے۔ نوجوان نسل جو میلاد النبیؐ کے انتظامات میں پیش پیش رہتی ہے، ان کی توانائیاں اور جذبے لائقِ تحسین ہیں۔ ان کے اسی جذبے کو ایک مثبت اور ذمہ دارانہ رخ دینے کی ضرورت ہے۔ اگر ہر محلے کی کمیٹی یہ طے کر لے کہ وہ اپنے علاقے میں لگائے گئے ہر بورڈ اور پرچم کی خود نگرانی کرے گی اور اسے میونسپلٹی کے عملے کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑے گی، تو اس مسئلے پر بآسانی قابو پایا جا سکتا ہے۔ ظاہری سجاوٹ کے ساتھ ساتھ، جشنِ میلاد کے اس پرمسرت موقع پر مستحقین کی مدد، غریبوں کی کفالت اور رفاہی کاموں پر بھی بھرپور توجہ مرکوز کی جانی چاہیے۔ سیرتِ طیبہ کا روشن پیغام ہمیں یہی سکھاتا ہے کہ مخلوقِ خدا کے لیے آسانیاں پیدا کی جائیں، معاشرے میں اخوت و ہمدردی کو فروغ دیا جائے اور صفائی ستھرائی کا بہترین نمونہ پیش کیا جائے، کیونکہ طہارت تو ہمارے ایمان کا نصف حصہ ہے۔ عقیدت کے چشمے دل سے پھوٹتے ہیں اور ہمارے رویوں سے ان کی سچائی ظاہر ہوتی ہے۔ اس مبارک موقع پر ہمیں یہ پختہ عہد کرنا چاہیے کہ ہم رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نامِ مبارک اور ان سے منسوب ہر نشانی کا اس طرح احترام کریں گے جو سچی محبت کا اصل تقاضا ہے۔ مقدس ناموں کی حرمت کو یقینی بنانا، اور محبت و ادب کا یہ حسین امتزاج ہی دراصل وہ بہترین خراجِ تحسین ہے جو ہم اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کر سکتے ہیں۔

غرور و تکبر انسان کی ہلاکت کا خاموش آغاز

ازقلم: ڈاکٹر محمد عبدالسمیع ندوی
اسسٹنٹ پروفیسر مولانا آزاد کالج آف آرٹس سائنس اینڈ کامرس اورنگ آباد
موبائل: 9325217306

انسان کی زندگی میں بعض ایسی بیماریاں ہوتی ہیں جو جسم کو نہیں بلکہ شخصیت، کردار اور روح کو اندر سے کھوکھلا کر دیتی ہیں۔ ان میں سب سے خطرناک بیماری تکبر اور غرور ہے۔ تکبر بظاہر انسان کو بڑا دکھاتا ہے، مگر حقیقت میں اسے اللہ تعالیٰ کی رحمت، بندوں کی محبت اور اپنی حقیقی حیثیت سے دور کر دیتا ہے۔ زیرِ نظر تحریر میں مختلف قرآنی کرداروں کے ذریعے تکبر کی جس حقیقت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے، وہ ہر انسان کے لئے ایک گہرا سبق اور اپنے احتساب کی دعوت ہے۔ قرآن مجید نے فرعون کے تکبر کو اس کے الفاظ میں محفوظ کر دیا ﴿أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ﴾ یعنی "میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں۔" (النازعات: 24) یہ صرف ایک جملہ نہیں تھا بلکہ اس ذہنی بیماری کا اظہار تھا جس میں انسان اپنی محدود طاقت کو لامحدود سمجھ بیٹھتا ہے۔ فرعون کے پاس اقتدار، لشکر، وسائل اور حکومت تھی، لیکن وہ یہ بھول گیا کہ جس جان، قوت اور سلطنت پر اسے ناز ہے، وہ بھی اسی رب کی عطا ہے جس کے سامنے پوری کائنات محتاج ہے۔ آخرکار وہی فرعون جس نے اپنی بڑائی کا اعلان کیا تھا، تاریخ میں عبرت کی علامت بن گیا۔ دوسری مثال ابلیس کی ہے۔ قرآن مجید میں اس کا قول نقل ہوا ہے: ﴿أَنَا خَيْرٌ مِنْهُ﴾ یعنی "میں اس سے بہتر ہوں۔" (الأعراف: 12) غور کیجئے، ابلیس کی تباہی کا بنیادی سبب جہالت نہیں تھا۔ وہ اللہ تعالیٰ کو جانتا تھا، مگر اس کے اندر تکبر پیدا ہو گیا۔ اس نے اپنے مادۂ تخلیق کو بنیاد بنا کر حضرت آدم علیہ السلام پر برتری کا دعویٰ کیا۔ یہی خود پسندی اسے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی تک لے گئی۔ یہاں انسان کے لئے نہایت اہم سبق پوشیدہ ہے کہ کبھی کبھی انسان اپنی عبادت، علم، دولت، خاندان، منصب، شہرت یا صلاحیت کو اپنی فضیلت کا مستقل معیار سمجھنے لگتا ہے۔ وہ دوسروں کو کمتر سمجھنے لگتا ہے اور یہی احساسِ برتری رفتہ رفتہ اسے اخلاقی زوال کی طرف لے جاتا ہے۔ تیسری مثال قارون کی ہے۔ اس کے پاس بے پناہ دولت تھی۔ اس کا غرور اس حد تک بڑھ گیا کہ اس نے کہا: ﴿إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ عِندِي﴾ یعنی "یہ سب کچھ مجھے اس علم کی بنا پر دیا گیا ہے جو میرے پاس ہے۔" (القصص: 78) قارون نے نعمت کو منعم کی عطا سمجھنے کے بجائے اپنی ذاتی قابلیت کا نتیجہ قرار دیا۔ اس نے دولت پائی، مگر شکر نہ پایا؛ اسباب پائے، مگر مسبب کو بھول گیا؛ وسائل پائے، مگر عاجزی کھو بیٹھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس کے گھر سمیت زمین میں دھنسا دیا۔ چوتھی مثال قرآن مجید میں صاحبِ جنتین یعنی دو باغوں والے شخص کی ہے۔ وہ اپنی دولت اور باغات پر ناز کرتے ہوئے کہتا ہے: ﴿أَنَا أَكْثَرُ مِنكَ مَالًا وَأَعَزُّ نَفَرًا﴾ یعنی "میں تم سے مال میں زیادہ اور افراد کے اعتبار سے زیادہ طاقتور ہوں۔" (الکہف: 34) اس کا غرور صرف مال تک محدود نہیں تھا بلکہ اس نے مال کو اپنی سماجی برتری اور طاقت کا معیار بھی بنا لیا تھا۔ لیکن جس نعمت پر اسے ناز تھا، وہی نعمت ایک وقت میں اس سے چھین لی گئی۔ ان چاروں واقعات میں ایک مشترک حقیقت نمایاں ہوتی ہے: فرعون نے اقتدار کی بنیاد پر، ابلیس نے اپنی خود ساختہ فضیلت کی بنیاد پر، قارون نے دولت اور قابلیت کی بنیاد پر، جبکہ صاحبِ جنتین نے مال اور افراد کی کثرت کی بنیاد پر برتری کا دعویٰ کیا۔ لیکن انجام سب کا ایک ہی حقیقت کی طرف متوجہ کرتا ہے کہ انسان کتنا ہی بڑا کیوں نہ بن جائے، اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں اس کی حیثیت بندۂ محتاج سے زیادہ نہیں۔ آج اگر ہم اپنے معاشرے کا جائزہ لیں تو تکبر کی یہ صورتیں مختلف لباس میں ہمارے درمیان موجود نظر آتی ہیں۔ کوئی اپنے منصب پر ناز کرتا ہے، کوئی دولت پر، کوئی خاندان پر، کوئی علم پر، کوئی شہرت پر، کوئی اپنی خوب صورتی پر اور کوئی اپنی مذہبی یا سماجی حیثیت پر۔ بعض اوقات انسان معمولی سی کامیابی کے بعد ان لوگوں کو بھول جاتا ہے جنہوں نے مشکل وقت میں اس کا ساتھ دیا تھا۔ تکبر کی سب سے خطرناک علامت یہ ہے کہ انسان اپنی غلطی تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ ہو۔ اسے نصیحت ناگوار گزرتی ہے، معذرت کرنا اپنی توہین محسوس ہوتا ہے اور دوسروں کو حقیر سمجھنا اسے اپنی بڑائی معلوم ہوتا ہے۔ حالانکہ حقیقی عظمت اس میں نہیں کہ انسان دوسروں کو چھوٹا ثابت کرے، بلکہ حقیقی عظمت یہ ہے کہ انسان اپنی طاقت کے باوجود عاجزی اختیار کرے۔

اسلام نے انسان کو عزت ضرور دی ہے، لیکن غرور کی اجازت نہیں دی۔ رسول اکرم ﷺ نے تکبر کی حقیقت واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ تکبر حق کو ٹھکرانے اور لوگوں کو حقیر سمجھنے کا نام ہے۔ یہ تعریف ہمیں اپنے اندر جھانکنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ اگر کوئی شخص حق بات صرف اس لئے قبول نہیں کرتا کہ وہ اس کے ماتحت، کم عمر، کم مالدار یا کم معروف شخص نے کہی ہے، تو اسے اپنے دل کا جائزہ لینا چاہئے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ عاجزی کا مطلب کمزوری نہیں۔ عاجزی یہ نہیں کہ انسان اپنی صلاحیتوں سے انکار کرے یا اپنی جائز عزت کو پامال ہونے دے۔ عاجزی کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنی کامیابی کو اللہ تعالیٰ کا فضل سمجھے، دوسروں کے حقوق کا احترام کرے، غلطی پر رجوع کرے اور کسی انسان کو محض اس کی غربت، کم علمی، کم حیثیت یا ظاہری حالت کی وجہ سے حقیر نہ سمجھے۔ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ آج کا منصب کل کسی اور کے پاس ہو سکتا ہے، آج کی دولت کل ختم ہو سکتی ہے، آج کی شہرت کل فراموش کی جا سکتی ہے اور آج کی طاقت وقت کے ایک معمولی فیصلے سے کمزور پڑ سکتی ہے۔ انسان کی اصل کامیابی اس بات میں ہے کہ اس کے پاس جو کچھ ہے، اسے وہ اللہ تعالیٰ کی امانت سمجھے اور اس نعمت کو خیر، خدمت اور بھلائی کے لئے استعمال کرے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم دوسروں کے عیوب تلاش کرنے سے پہلے اپنے دل کا محاسبہ کریں۔ اگر کسی کی کامیابی دیکھ کر دل میں جلن پیدا ہوتی ہے، اگر کسی غریب یا کمزور انسان سے بات کرتے ہوئے دل میں برتری کا احساس پیدا ہوتا ہے، اگر اپنی غلطی تسلیم کرنا مشکل محسوس ہوتا ہے، یا اگر دوسروں کی تحقیر سے اپنی بڑائی محسوس ہوتی ہے تو یہ خود احتسابی کا وقت ہے۔ قرآن کریم کے یہ چار کردار دراصل چار بڑے آئینے ہیں۔ فرعون ہمیں اقتدار کے غرور سے، ابلیس خود پسندی سے، قارون دولت کے غرور سے اور صاحبِ جنتین وسائل و کثرت کے غرور سے خبردار کرتے ہیں۔ ان واقعات کا مقصد صرف تاریخ بیان کرنا نہیں بلکہ زندہ انسان کو اپنے انجام سے پہلے اپنا راستہ درست کرنے کی دعوت دینا ہے۔ انسان جتنا بڑا ہوتا جائے، اسے اتنا ہی زیادہ جھکنا چاہئے، کیونکہ درخت جب پھل سے بھر جاتا ہے تو اس کی شاخیں مزید جھک جاتی ہیں۔ ہمیں اپنے دل میں یہ یقین پیدا کرنا چاہئے کہ جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے۔ علم ہے تو اس کا شکر، دولت ہے تو اس کا شکر، منصب ہے تو اس کا شکر، اولاد ہے تو اس کا شکر، عزت ہے تو اس کا شکر۔ نعمت جب شکر کے ساتھ آتی ہے تو رحمت بن جاتی ہے، اور جب غرور کے ساتھ آتی ہے تو آزمائش بن جاتی ہے۔ آخرکار انسان کو مٹی میں لوٹ جانا ہے۔ نہ منصب ساتھ جائے گا، نہ دولت، نہ شہرت اور نہ لوگوں کی تعریفیں۔ ساتھ جائے گا تو ایمان، عمل، اخلاق اور وہ انسانیت جس کا مظاہرہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ کیا۔ لہٰذا کامیابی کا حقیقی معیار یہ نہیں کہ لوگ ہمیں کتنا بڑا سمجھتے ہیں، بلکہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہمارا مقام کیا ہے۔ اور اللہ کے نزدیک مقام پانے کا راستہ تکبر سے نہیں، عاجزی، تقویٰ، حسنِ اخلاق، خدمتِ خلق اور حق کی پیروی سے گزرتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

معیاری تعلیمی بیداری مہم

از : محمد الطاف حسین

دیش کی ازادی سے آج تک مسلمانوں کی تعلیمی پسماندگی جگ ظاہر تھی. حکومت کی بنائی ہوئی سچر کمیٹی جیسی مختلف کمیٹیوں نے بتایا کہ مسلمانوں کی تعلیمی صورتحال دلیتوں و دیگر پچھڑی ذاتوں سے بہت زیادہ پچھڑی ہوئی ہے. پچھلے 10، 15 سالوں میں مسلمانوں میں تعلیمی بیداری ائی ہے. ہمارے اہل خیر حضرات نے اسکولز کھولے گرانٹ منظور کرائی. پچھلے پانچ سات سالوں میں سیلف فائنانس کے نام پر بڑے پیمانے پر پرائیویٹ انگلش سکول کھولے گئے ہیں. ان اسکولوں میں عالی شان عمارتیں و انفرا موجود ہے جو پہلے کبھی ہمارے طلبہ اس سے محروم رہتے تھے. داخلے کے لیے ڈونیشن اور ماہانہ تگڑی فیس دے کر بچے پڑھ رہے ہیں، ہر محلے سے صبح و دوپہر بہت سی اسکول بسس Schools van ہمارے علاقوں سے جاتی ہوئی نظر اتی ہیں. طلبہ کے ائے Impressive یونی فارم بڑے بڑے اسکول بیگس جس سے ایسا ظاہر ہوتا تھا کہ آنے والے 1210 سالوں میں تعلیمی انقلاب ائے گا لیکن شہر کے معروف سرکاری پروفیشنل کورسز. Ayourvidik, Engineering,MBBS , Polytechnic.pharmacy . یا ریاستی سطح کے NIT, IIT,AIMS , جیسے اداروں میں کہیں نظر نہیں اتے ہیں. آخر یہ طلبہ جنہیں ہم نے وین میں بھر بھر کر اسکول جاتے دیکھا تھا وہ کدھر گئے. کچھ NGOS, اور ہماری تحقیقات سے معلوم ہوا کہ 6th,5th کے طلبہ جماعت سوم کی ریاضی کے سوالات حل نہیں کر پاتے اور نہ ہی زبان دانی ٹھیک سے لکھ پڑھ پاتے ہیں. اسی طرح 10th, 9th,8th , کے طلباء بھی نہ صرف زبان دانی و ریاضی بلکہ سائنس و سماجی علوم میں کمزور پائے گئے. یہی وجہ ہے کہ ہمارے بچے اول میں 100 ایڈمشن لیتے ہیں تو 12 ویں تک صرف 10 بچے پہنچ پاتے ہیں اور گریجویشن پہنچتے پہنچتے ان کی تعداد صرف 4 رہ جاتی ہے. پریمری تعلیم کمزور ہونے کی وجہ سے کچھ طلباء 6, میں کچھ طلبہ 8 میں کچھ طلبہ 9 میں ڈراپ اوٹ ہو جاتے ہیں بڑی تعداد بارویں کے بعد پڑھائی چھوڑ دیتی ہے. مسلمانوں کی آبادی کا صرف چار فیصد طلبہ گریجویشن تک پہنچ پاتے ہیں جبکہ پروفیشنل کورسز میں ان کا تناسب ایک فیصد ہو جاتا ہے. اکثر طلبہ معیاری تعلیم کی فقدان کی وجہ سے ڈراپ آوٹ ہو جاتے ہیں جو کوئی تھوڑا ٹھیک ٹھاک ہوتے ہیں لیکن آعلی معیار کو نہیں پہنچ پاتے وہ پرائیویٹ کالجز میں انجینیئرنگ یا میڈیکل یا فارمیسی کر لیتے ہیں. تجزیہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا پرائمری تعلیمی طریقے تدریس بے جان ہے یہاں یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ تو چھوٹی کلاس ہے ابھی یہ چھوٹے بچے ہیں ان پر بوجھ ڈالنا مناسب نہیں والدین بھی سمجھتے ہیں کہ یہ ابھی بچے ہیں ان کا بھی کھیلنے کودنے کا ٹائم ہے. پرائمری ٹیچرس بھی ناتجربہ کار لیے جاتے ہیں. جس کی وجہ سے ان طلباء کی پرائمری تعلیم ناقص رہ جاتی ہے جو سماج کو اپاہج بنا دیتی ہے. کچھ افراد اپنے آپ کو قوم وملت کے بڑے ہمدرد دکھا کر تعلیمی ادارے قائم کرتے ہیں جن کا ویژن صرف پیسہ کمانا ہوتا ہے، معیاری وآعلی تعلیم دینا نہیں ہوتا. والدین بڑی بڑی فیس ادا کر رہے ہیں لیکن وہ اپنے بچوں کی معیاری تعلیم سے محروم ہیں. اسکولس ہر سال طلبہ کے والدین کے ساتھ 80٪ فیصد 90٪ فیصد کا سرٹیفکیٹ دے کر تصویر کھنچواتے ہیں اور والدین خوش ہوتے ہیں لیکن ان کے ہوش اس وقت اڑ جاتے ہیں جب ان کا لڑکا لڑکی JEE,NEET اور CET میں مایوس کر دیتے ہیں. سوائے افسوس کے اب ان کے پاس کچھ رہ نہیں جاتا. اسی لیے والدین کو جاگنے کا وقت آگیا ہے.

3
روزنامہ
ورق تازہ
ریاستی۔قومی
दैनिक वरक-ए-ताजा
21 August 2026

مہاراشٹر میں بارش کی شدید ضرورت، بارش کے لیے توبہ، استغفار، صدقہ وخیرات اور نمازِ استسقاء کا اہتمام کریں

جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی کی ائمہ مساجد اور عوام سے خصوصی دعاؤں کی اپیل

ممبئی، 20 اگست 2026ء (پریس ریلیز) مہاراشٹر کے مختلف علاقوں میں اس وقت بارش نہ ہونے کی وجہ سے عوام کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ کئی علاقوں میں بارش کی کمی کے باعث پانی کی قلت، زراعت اور فصلوں کے متاثر ہونے سمیت مختلف مسائل پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ موجودہ صورتِ حال کے پیشِ نظر جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب نے عوام الناس سے اپیل کی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی وانکساری کے ساتھ رجوع کریں، کثرت سے توبہ واستغفار کریں اور ائمہ مساجد سے ہمدردانہ اپیل کی ہے کہ وہ آج نماز جمعہ کے موقع پر بارانِ رحمت کے لیے خصوصی دعاؤں کا اہتمام کریں۔ جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب نے کہا کہ بارش اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت اور رحمت ہے، لیکن جب انسان اللہ تعالیٰ کے احکامات سے منہ موڑتا ہے اور زمین پر ظلم وگناہ عام ہوتا ہے، جب لوگ اپنے مال سے فرض زکوٰۃ دینا چھوڑ دیتے ہیں۔ حقوقِ مالی کی ادائیگی میں بخل اور کوتاہی برتی جاتی ہے۔ تجارت اور لین دین میں ناپ اور تول میں کمی کی جاتی ہے۔ وعدہ خلافی اور معاملات میں خیانت کو بڑھاوا دیا جاتا ہے تو اللہ اپنے بندوں کی اصلاح کے لیے آسمان کی بارش جیسی عظیم نعمت روک لیتا ہے۔ اس لیے مشکل حالات میں ہمیں اپنے خالق و مالک کی طرف رجوع کرتے ہوئے اپنے اعمال کا جائزہ لینا چاہیے اور گناہوں سے سچی توبہ کرنی چاہیے۔ قرآن کریم میں حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”اپنے رب سے استغفار کرو، بے شک وہ بہت بخشنے والا ہے، وہ تم پر آسمان سے خوب بارش برسائے گا۔ مساجد میں ائمہ کرام اور علماء حضرات بارش کے لیے خصوصی دعاؤں کا اہتمام کریں اور عوام بھی اپنے گھروں اور عبادت گاہوں میں خشوع وخضوع کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے بارانِ رحمت کی دعا مانگیں۔ انہوں نے کہا کہ بارش کے لیے کثرتِ استغفار، سچی توبہ، پنج وقتہ نماز کی پابندی، تلاوتِ قرآن، ذکر واذکار، درود شریف، صدقہ وخیرات اور ضرورت مندوں کی مدد کا اہتمام کیا جائے۔ اگر حالات کا تقاضا ہو تو علماء

کرام کی رہنمائی میں نمازِ استسقاء بھی ادا کی جائے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے بارش طلب کرنے کے لیے نماز اور دعا کا اہتمام فرمایا ہے۔ مولانا ندیم صدیقی نے مزید کہا کہ ہر شخص اپنے معاملات کا جائزہ لے، حقوق العباد کی ادائیگی کرے، ظلم وزیادتی، دھوکہ دہی، سود، رشوت اور دیگر گناہوں سے اجتناب کرے اور حلال رزق اختیار کرے۔ رشتہ داروں کے حقوق ادا کیے جائیں، قطع رحمی سے بچا جائے اور غریب و مستحق افراد کے ساتھ حتی المقدور تعاون کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اہلِ استطاعت حضرات صدقہ وخیرات کا اہتمام کریں، ضرورت مندوں اور غریبوں کی مدد کریں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے زیادہ سے زیادہ نیک اعمال انجام دیں۔ صدقہ وخیرات، توبہ واستغفار اور دعاؤں کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل کرنے کی کوشش کی جائے، انہوں نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ اس موقع کو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع، توبہ و استغفار اور نیک اعمال کا ذریعہ بنائیں اور بارانِ رحمت کے لیے خصوصی دعاؤں کا اہتمام کریں۔

آسام کے شیوساگر میں مزید 105 سیلاب متاثرہ خاندانوں میں امارتِ شرعیہ کی جانب سے راحتی اشیاء کی تقسیم

(۲۰/اگست: پریس ریلیز نمائندہ شیوساگر آسام نمائندہ) آسام کے سیلاب متاثرین کے درمیان امارتِ شرعیہ بہار، اڑیسہ، جھارکھنڈ و مغربی بنگال، پھلواری شریف، پٹنہ کی جانب سے راحت رسانی اور بازآبادکاری کا سلسلہ مسلسل جاری ہے۔ اسی سلسلے میں آج 20 اگست کو ضلع شیوساگر کے ڈیکھو پوریا اور داس گاؤں، آملہ پٹی کے تقریباً 105 سیلاب متاثرہ خاندانوں کے درمیان گھریلو ضروریات اور کچن کے سامان پر مشتمل راحتی اشیاء تقسیم کی گئیں۔ امارتِ شرعیہ کے اس ریلیف ٹیم کے قائد وفد مولانا احمد حسین قاسمی مدنی نے اس موقع پر کہا کہ آسام کے مختلف علاقوں میں آنے والے تباہ کن سیلاب نے بڑی تعداد میں لوگوں کو شدید مالی نقصان سے دوچار کیا ہے، خصوصاً داس برادری کے متعدد خاندان اس سیلاب سے بری طرح متاثر ہوئے ہیں، جبکہ آسام کی قدیم آبادیوں میں شمار ہونے والا گوگوئی قبیلہ بھی غیر معمولی طور پر سیلاب کی زد میں آیا ہے، کئی گھروں میں ہفتوں تک پانی جمع رہا، جس کے باعث گھریلو سامان اور روزمرہ استعمال کی اشیاء مکمل طور پر تباہ ہوگئیں، انہوں نے کہا کہ ان علاقوں میں عموماً ٹین شیٹ کے مکانات پائے جاتے ہیں اور موسم کے اعتبار سے پختہ یا چھت دار مکانات کی تعداد کم ہے۔ سیلاب اچانک آنے کی وجہ سے متاثرین کو اپنے گھروں کے سامان کو محفوظ مقامات پر منتقل کرنے کا موقع نہیں مل سکا۔ نتیجتاً فرنیچر، الیکٹرانک اشیاء، گھریلو ساز وسامان اور روزمرہ استعمال کی بیشتر چیزیں پانی اور کیچڑ میں پڑ کر اس قدر خراب ہوگئیں کہ اب وہ مکمل طور پر ناقابل استعمال ہو چکی ہیں، اس نقصان کا ازالہ غریب اور متوسط طبقے ہی نہیں بلکہ صاحب حیثیت خاندانوں کے لیے بھی ایک بڑا چیلنج ہے، کیونکہ انہیں اپنی ضروریات کی اشیاء دوبارہ خریدنی پڑیں گی۔ انہوں نے مزید بتایا کہ امارتِ شرعیہ کی جانب سے ڈیکھو پوریا کے دونوں جانب قائم جھگی جھوپڑیوں اور سلم ایریاز کے علاوہ داس گاؤں میں بھی بڑے پیمانے پر متاثرہ خاندانوں تک امداد پہنچائی گئی ہے، تقریباً 105 خاندانوں کو گھریلو استعمال کی ضروری اشیاء اور کچن سیٹ فراہم کیے گئے، تاکہ سیلاب کے نتیجے میں تباہ ہونے والے گھریلو نظام کو دوبارہ بحال کرنے میں ان کی مدد ہوسکے، مولانا احمد حسین قاسمی مدنی نے کہا کہ حضرت امیر شریعت مولانا سید احمد ولی فیصل رحمانی مدظلہ کی خصوصی ہدایت اور ناظمِ امارتِ شرعیہ حضرت مفتی محمد سعید الرحمٰن قاسمی کے دردمندانہ پیغام کے مطابق امارتِ شرعیہ کی کوشش ہے کہ سیلاب سے متاثرہ زیادہ سے زیادہ خاندانوں تک امداد پہنچائی جائے، اسی مقصد کے تحت آسام کے مختلف متاثرہ علاقوں میں امارتِ شرعیہ کی ٹیمیں مسلسل پہنچ رہی ہیں اور راحت رسانی و بازآبادکاری کے کام کو منظم انداز میں انجام دے رہی ہیں، انہوں نے بتایا کہ اب تک آسام میں ساڑھے پانچ سو سے زائد سیلاب متاثرہ خاندانوں تک امارتِ شرعیہ کی جانب سے بازآبادکاری کا سامان اور راحتی اشیاء پہنچائی جاچکی ہیں، ان امدادی اشیاء میں اشیائے خوردونوش، گھروں کی تعمیر ومرمت کا سامان، پلنگ، بستر، کچن سیٹ اور دیگر ضروری گھریلو سامان شامل ہیں، امارتِ شرعیہ کی اس مسلسل امدادی مہم کا مقصد صرف فوری راحت رسانی تک محدود نہیں بلکہ سیلاب سے تباہ حال خاندانوں کو دوبارہ اپنے گھروں میں معمول کی زندگی شروع کرنے کے قابل بنانا بھی ہے۔ اس کے لیے ضرورت کے مطابق غذائی اشیاء کے ساتھ ساتھ تعمیراتی اور گھریلو سامان بھی فراہم کیا جارہا ہے، آخر میں امارتِ شرعیہ کی جانب سے عوام سے اپیل کی گئی کہ آسام کے سیلاب متاثرین کو درپیش مشکلات کے پیشِ نظر ان کی مدد اور بازآبادکاری کے کام میں بھرپور تعاون کیا جائے، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ امارتِ شرعیہ کی اس انسانی خدمت، راحت رسانی اور بازآبادکاری کی جدوجہد کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور تمام سیلاب متاثرین کو جلد از جلد معمول کی زندگی نصیب فرمائے۔

☆☆☆☆

نعت گو کو رسول اللہ ﷺ نے اپنا منبر اور اپنی چادر عنایت فرمائی

ڈاکٹر مبشر احمد نشتر کو ”الانصار ایوارڈ“، مولانا قاضی اسد ثنائی کا خطاب

حیدرآباد 20/اگست (راست): شاعر دربار رسالت حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا منبر عطا فرمایا کہ وہ منبر رسول سے دشمنان رسول کا منہ توڑ جواب دیں اور حضور کی مدح و ثنا کریں، حضرت کعب ابن زہیر رضی اللہ عنہ نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اپنا نعتیہ قصیدہ ”بانت سعاد“ پیش کیا تو آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اپنی چادر مبارک عطا فرمائی اسی طرح صاحب قصیدہ بردہ حضرت امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کو بھی حضور نے اپنی چادر مبارک عطا فرمائی جبکہ آپ نے حالت خواب میں حضور کی خدمت میں قصیدہ بردہ پیش کیا تھا اسی چادر کی برکت سے امام بوصیری فالج کے مرض سے شفا یاب ہوئے جانشین و خلف حضرت عمدۃ القراء حضرت مولانا قاضی ابو اللیث شاہ محمد غضنفر علی قریشی اسد ثنائی صدر نشین الانصار فاؤنڈیشن نے فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام اے آر گارڈن فنکشن ہال میں محب زماں، انصار العلماء، عمدۃ القراء حضرت علامہ قاضی محمد انصار علی قریشی جاوید نقشبندی قادری علیہ الرحمہ سابق استاذ جامعہ نظامیہ و جامعہ باقیات صالحات ویلور کی 30 ویں سالانہ فاتحہ کے موقع پر چہارشنبہ 19/اگسٹ کو منعقدہ بارہویں الانصار ایوارڈ تقریب میں خطبہ صدارت دیتے ہوئے ان خیالات کا اظہار کیا قاری محمد نور نقشبندی کی قرأت کلام پاک سے تقریب کا آغاز ہوا مولانا قاضی اسد ثنائی نے مزید کہا کہ الانصار فاؤنڈیشن گزشتہ گیارہ سالوں سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اردو کے نامور نعت گو شعراء کی خدمت میں حضرت عمدۃ القراء علیہ الرحمہ کے نام نامی اسم گرامی سے موسوم ”الانصار ایوارڈ“ برائے نعتیہ شعری خدمات پیش کرتا آ رہا ہے۔ امسال بارہواں باوقار ”الانصار ایوارڈ“ (شال، مومنٹو اور کیسہ زر پر مشتمل) حیدرآباد کے ممتاز ادیب اور نعت نگار ڈاکٹر مبشر احمد نشتر کو نگران تقریب پیر طریقت حضرت مولانا سید شاہ محمد رفیع الدین قادری شرفی سجادہ نشین بارگاہ حضرت سید علیم الدین شرفی علیہ الرحمہ کے ہاتھوں عطا کیا گیا۔ ایوارڈ کے حصول کے بعد خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر مبشر احمد نشتر نے الانصار فاؤنڈیشن کے ارباب مجاز بالخصوص صدر فاؤنڈیشن قاضی اسد ثنائی کا اس قیمتی اور باوقار ایوارڈ کے لئے شکریہ ادا کیا انھوں نے کہا کہ ناقدری کے اس دور میں فنکاروں کی پذیرائی نہایت ضروری ہے ڈاکٹر نشتر نے اپنے خوبصورت نعتیہ اشعار سے سامعین کو محظوظ کیا اس خوبصورت اور نورانی تقریب میں عمدۃ الحکمہ حضرت مولانا سید شاہ نعمت اللہ قادری، مؤرخ جامعہ نظامیہ حضرت مولانا شاہ محمد فصیح الدین نظامی، انیس ملت حضرت مولانا عرفان اللہ شاہ نوری سیفی، حضرت مولانا محمد محی الدین قادری محمودی، حضرت مولانا مفتی محمد وجیہ اللہ سبحانی، حضرت مولانا سید عثمان محی الدین قادری ابو العلائی علی پاشاہ سجادہ نشین، حضرت مولانا اسلم جاوید نقشبندی قادری، حضرت مولانا محمد عظمت اللہ نظامی، جناب محمد وقار الدین مدیر ہفتہ وار وائس آف ایشیاء، آفتاب سخن جناب سردار سلیم، جناب سیف نظامی، ڈاکٹر طیب پاشاہ قادری، جناب اکبر خان اکبر، جناب سید سمیع اللہ سمیع کے علاوہ شعراء اور سامعین کی کثیر تعداد موجود تھی ڈاکٹر معین افروز نے نظامت کے فرائض انجام دیے رات دیر گئے ناظم محفل کے شکریہ اور نگران محفل کی دعا پر تقریب اختتام کو پہنچی۔

دہشت گردی کے الزام سے باعزت بری مسلم شخص کو دہلی ہائی کورٹ سے راحت

نئی دہلی 20/اگست 2026: مولانا انظر شاہ قاسمی کے ساتھ دہشت گردی جیسے سنگین الزامات سے نچلی عدالت سے باعزت بری کئے گئے دیوبند کے شاکر انصاری کو گذشتہ دنوں دہلی ہائی کورٹ سے اس وقت راحت ملی جب دفاعی وکیل ایم ایس خان کے اعتراضات کے بعد استغاثہ نے پٹیشن واپس لے لی۔ دہلی سیشن عدالت سے مقدمہ سے ڈسچارج ہوئے شاکر انصاری کے خلاف استغاثہ نے 2017/ میں دہلی ہائی کورٹ میں پٹیشن داخل کی تھی جس پر درجنوں سماعت ہوئی۔ جمعیۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) قانونی امداد کمیٹی کی جانب سے شاکر انصاری کی پیروی کرتے ہوئے ایڈوکیٹ ایم ایس خان نے استغاثہ کی جانب سے داخل کی گئی عرضداشت پر اعتراض کیا اور عدالت کو بتایا کہ استغاثہ نے ہائی کورٹ میں جو پٹیشن داخل کی ہے وہ ناقابل سماعت ہے کیونکہ استغاثہ نے کریمنل اپیل داخل کرنے کی بجائے کریمنل ریویزن پٹیشن داخل کی ہے جس کی قانون میں گنجائش نہیں ہے۔ ایڈوکیٹ ایم ایس خان کے اعتراض پر عدالت نے استغاثہ سے جواب طلب کیا لیکن استغاثہ عدالت کو مطمئن کرنے کی بجائے پٹیشن واپس لینے کی عدالت سے اجازت طلب کی جسے دہلی ہائی کورٹ کے جسٹس سوربھ بنرجی نے منظور کرلیا۔ دہلی ہائیکورٹ کے جسٹس سوربھ بنرجی نے اپنے فیصلے میں مولانا انظر شاہ قاسمی کے فیصلے کا حوالہ بھی دیا جس میں استغاثہ نے ایسی ہی غلطی کی تھی جس کے بعد عدالت نے ان کی پٹیشن کا خارج کردیا تھا۔ دیوبند سے تعلق رکھنے والے شاکر انصاری کو 9/ماہ جیل کی اذیتوں سے اس وقت راحت حاصل ہوئی تھی جب پٹیالہ ہاؤس عدالت کے جج رتیش سنگھ نے 27/فروری 2017/ کو ملزم کو غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام والے قانون (یو اے پی اے) کی دفعات 18,18-B,20 اور دفعہ 4 ایکسپلوزیو ایکٹ سے ڈسچارج کردیا تھا۔ ملزم کی گرفتاری کے وقت یہ کہا گیا تھا کہ ملزم جیش محمد اور القاعدہ نامی ممنوع تنظیم کا رکن ہے اور یہ ہندوستان میں دیگر ملزمین کے ہمراہ دہشت گردانہ کارروائیاں انجام دینا چاہتا تھا نیز اس نے بم سازی کی ٹریننگ بھی حاصل کی تھی لیکن جمعیۃ علماء کے وکیل ایم ایس خان کے دلائل کے سامنے تحقیقاتی دستوں کے دعوے کھوکھلے ثابت ہوئے اور خصوصی این آئی اے عدالت نے ملزم کو مقدمہ سے ہی ڈسچارج کردیا تھا۔ نچلی عدالت کے فیصلے کو استغاثہ نے آناً فاناً میں دہلی ہائی کورٹ میں چیلنج کردیا تھا۔ شاکر انصاری کے خلاف داخل اپیل پر گذشتہ 9/سالوں میں دجنوں سماعت عمل میں آئی لیکن استغاثہ اپنا دعوی ثابت کرنے میں ناکام ثابت ہوا۔

کے۔کے۔اردو گرلز ہائی اسکول میں منشیات سے پاک زندگی کا پیغام

برہما کماریز کی جانب سے ۳۰۳ طالبات کو نشہ سے پاک زندگی کا حلف

جلگاؤں: ۲۰/اگست (عقیل خان بیاولی): جلگاؤں کے کے۔کے۔اردو گرلز ہائی اسکول و جونیئر کالج میں نشہ مُکت بھارت ابھیان کے تحت برہما کماریز شاخ جلگاؤں کی جانب سے طالبات کے لیے ’نشہ سے پاک زندگی‘ کے موضوع پر ایک خصوصی رہنمائی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ پرنسپل تنویر جہاں شیخ کی رہنمائی میں منعقدہ اس پروگرام میں ۳۰۳ طالبات کو نشہ سے دور رہنے اور صحت مند و بااصول زندگی گزارنے کی قسم دلائی گئی۔ اس موقع پر برہما کماریز کی اشونی دیدی اور پائل کو ئیلا دیدی بطورِ خاص موجود تھیں۔ اشونی دیدی نے ۳۰۳ طالبات سے خطاب کرتے ہوئے نشہ آور اشیاء کے مضر اثرات پر روشنی ڈالی اور نشہ سے پاک زندگی کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ انہوں نے کہا کہ صرف تمباکو، گٹکا اور دیگر منشیات ہی نہیں بلکہ موجودہ ڈیجیٹل دور میں موبائل فون کا بے جا اور ضرورت سے زیادہ استعمال بھی ایک نقصان دہ عادت بن سکتا ہے، اس لیے طالبات کو اس کے غیر ضروری استعمال اور دیگر بری عادات سے خود کو محفوظ رکھنا چاہیے۔ انہوں نے طالبات پر زور دیا کہ وہ اپنے قیمتی وقت کا بہتر استعمال تعلیم، مطالعہ، کھیل، فنون اور دیگر تعمیری و سماجی سرگرمیوں میں کریں۔ اچھی عادات کو اپناتے ہوئے صحت مند، خوشحال، بااصول اور نظم وضبط سے بھرپور زندگی گزارنے کا عزم کریں۔ پروگرام کی کامیابی کے لیے شیخ نازیہ کوثر اور پروفیسر مشتاق بہشتی نے خصوصی محنت کی۔ پروگرام کے اختتام پر شیخ نازیہ کوثر نے مہمانانِ خصوصی، اساتذہ اور طالبات کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر طالبات نے نشہ آور اشیاء سے مکمل طور پر دور رہنے، بری عادات سے بچنے اور صحت مند و بااصول زندگی گزارنے کا عزم کیا۔

چین میں نوجوانوں کی بے روزگاری کی شرح 17.9 فیصد تک پہنچ گئی

بیجنگ۔20/اگست۔ایم این این۔چین میں نوجوانوں کی بے روزگاری جولائی میں بڑھ کر 9.17 فیصد ہوگئی، جو کہ حالیہ برسوں میں دوسری بلند ترین سطح ہے۔ بدھ کو جاری کردہ سرکاری اعداد وشمار کے مطابق، معاشی سست روی کے درمیان ریکارڈ 7.12 ملین یونیورسٹی گریجویٹس سکڑتی ہوئی جاب مارکیٹ میں داخل ہوئے۔ قومی ادارہ شماریات کے جاری کردہ اعداد وشمار میں کہا گیا ہے کہ 16-24 سال کی عمر کے لوگوں کے لیے بے روزگاری کی شرح، طلباء کو چھوڑ کر، جون میں 14.9 فیصد سے تین پوائنٹس بڑھ کر 17.9 فیصد ہوگئی۔ سرکاری اعداد وشمار جون میں 17.8 فیصد اور گزشتہ سال اگست میں 18.9 فیصد کے بعد دوسرا سب سے زیادہ تھا نوجوانوں کی بے روزگاری کی شرح میں اضافہ جولائی/اگست میں ریکارڈ 12.7 ملین یونیورسٹی گریجویٹس کے داخلے کے ساتھ موافق ہے، جو پچھلے سال سے چار فیصد زیادہ ہے۔ 25-29 سال کی عمر کے لوگوں کے لیے بے روزگاری کی شرح بھی جولائی میں بڑھ کر 7.2 فیصد ہوگئی، جو جون میں 7.1 فیصد تھی۔ چین میں ایک دہائی پہلے تک بے روزگاری کوئی زیادہ مسئلہ نہیں تھی، کیونکہ ماضی میں معیشت غیر معمولی بلند شرحوں پر پھیلی تھی، جس سے مینوفیکچرنگ، تعمیرات، خوردہ، خدمات اور برآمدات میں لاکھوں ملازمتیں پیدا ہوئیں۔ تعمیرات، رئیل اسٹیٹ اور متعلقہ صنعتیں، جو تارکین وطن اور نوجوان کارکنوں دونوں کو ملازمت دیتی ہیں، اب نوجوان گریجویٹس کو جذب نہیں کر رہی ہیں۔ ہانگ کانگ میں مقیم ساؤتھ چائنا مارننگ پوسٹ کی رپورٹ کے مطابق، جب کہ ملازمت کے متلاشیوں کی آمد میں اضافہ ہو رہا ہے، وسیع تر ملازمتوں کی منڈی سست روی سے معاشی نمو کے درمیان جدوجہد کر رہی ہے۔ بہت سی کمپنیاں ہیڈ کاؤنٹ کو کم کر رہی ہیں یا نئی ملازمتیں منجمد کر رہی ہیں۔ حکمران چینی کمیونسٹ پارٹی نے حالیہ برسوں میں نوجوانوں کو روزگار فراہم کرنے کے لیے بہت سے اقدامات شروع کیے ہیں، جن میں فرموں کو ملازمت پر سبسڈی فراہم کرنے سے لے کر گریجویٹوں کو جذب کرنے والے سرکاری اداروں کو مزید عہدوں کی پیشکش کے لیے دباؤ ڈالنا شامل ہے۔ بے مثال مقابلے کا سامنا کرتے ہوئے، بہت سے گریجویٹس نے اپنے امکانات کو بڑھانے یا افرادی قوت میں داخلے کو موخر کرنے کے لیے پوسٹ گریجویٹ مطالعہ کا انتخاب کیا ہے، جب کہ دیگر اپنی حفاظت کے لیے قابل قدر ملازمتیں حاصل کرنے کے لیے پبلک سیکٹر میں جا رہے ہیں۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ چین میں نوجوانوں کی بے روزگاری کی شرح میں اضافے کی ایک بڑی وجہ معاشی سست روی ہے جس کے نتیجے میں ملازمتوں کا بحران ہے۔ دوسری سہ ماہی میں چین کی جی ڈی پی سکڑ کر 3.4 فیصد پر آگئی، جو 2022 کے آخر کے بعد سب سے نرم سہ ماہی توسیع ہے، جو پہلی سہ ماہی میں پانچ فیصد سے کم ہے۔

چینی شہری پر 2024 کے امریکی صدارتی انتخابات کے دوران ووٹروں کی دھوکہ دہی کا الزام

واشنگٹن ڈی سی۔ 20/اگست۔ایم این این۔ بدھ کے روز ریاستہائے متحدہ میں ایک چینی شہری پر 2024 کے صدارتی انتخابات کے دوران ووٹروں کی دھوکہ دہی کا الزام عائد کیا گیا تھا کہ اس نے مبینہ طور پر اپنے ہم وطن کی نقالی کی اور بعد میں امیگریشن حکام کو اس کے بارے میں گمنام تجاویز پیش کیں۔ میساچوسٹس کے رہائشی یو پینگ سن کو اس ہفتے 2024 کے انتخابات میں ایک اور چینی شہری کے نام سے جعلی ووٹر رجسٹریشن اور بیلٹ جمع کرانے کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا جس نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو وائٹ ہاؤس واپس کیا تھا۔ سن اور دوسرے چینی شہری کے خاندان، جن کے ساتھ وہ رہتا تھا، تنازعات کی تاریخ رکھتا تھا۔ عدالتی ریکارڈ کے مطابق، سن نے ایک پولیس انٹرویو میں کہا، ”وہ میرے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتے۔ عدالتی فائلنگ سے پتہ چلتا ہے کہ 33 سالہ شخص نے مبینہ طور پر 10 اکتوبر 2024 کو آن لائن ووٹر رجسٹریشن جمع کرائی، جس میں اس فرد کی نقالی کی گئی، جو گرین کارڈ ہولڈر ہے۔ امریکی اٹارنی کے دفتر برائے ضلع میساچوسٹس نے ایک بیان میں کہا کہ تین ہفتے بعد، 31 اکتوبر کو، مدعا علیہ نے مبینہ طور پر فرد کی نقالی جاری رکھی اور امریکی صدارتی انتخابات کے لیے قبل از وقت ووٹنگ کا بیلٹ کاسٹ کیا۔ امریکہ میں قانونی طور پر مستقل رہائشی مقامی، ریاستی یا وفاقی انتخابات میں ووٹ دینے کے اہل نہیں ہیں۔ ”ووٹ دینے اور ووٹنگ کے لیے اندراج کرنے کے بعد، سن نے مبینہ طور پر اپریل اور مئی 2026 میں ہوم لینڈ سیکیورٹی انویسٹی گیشنز اور یو ایس سٹیزن شپ اینڈ امیگریشن سروسز کو کئی گمنام ٹپس جمع کروائیں جس میں کہا گیا تھا کہ متاثرہ شخص نے 2024 کے امریکی صدارتی انتخابات میں غیر قانونی طور پر ووٹ دیا تھا“ اور یہ نوٹ کیا کہ وہ امریکی شہری نہیں ہے، لیکن ایک مستقل رہائشی ہے۔ امریکی اٹارنی کے دفتر نے یہ بھی الزام لگایا کہ سن نے ایک ہی چینی شہری اور اس شخص کی چینی قومی بیوی کی جعلی شکلوں میں نقالی کی اور درخواست کی کہ وہ اپنی قانونی مستقل رہائش کی حیثیت کو ترک کر دیں۔ یہ فارم اپریل 2024 میں امریکی امیگریشن سروس میں جمع کرائے گئے تھے۔ اس کے بعد یہ جوڑا اسی سال جون میں ایک بین الاقوامی سفر سے واپس آیا اور بوسٹن کے لوگن ہوائی اڈے پر ان کا ثانوی معائنہ کیا گیا۔ اس جوڑے کے گرین کارڈ ضبط کر لیے گئے تھے اور ملک بدری کی کارروائی شروع کی گئی تھی، مبینہ طور پر اس لیے کہ سن نے جعلی فارم جمع کرائے تھے۔

سونے کی کان کے علاقے میں لینڈ سلائیڈنگ

زامبوئی۔ 20/اگست۔ایم این این۔ وسطی افریقی جمہوریہ (سی اے آر) کے مغربی علاقے زامبوئی میں، جو کیمرون کی سرحد کے قریب واقع ہے، سونے کی کان کے ایک علاقے میں لینڈ سلائیڈنگ کے نتیجے میں 100 سے زائد افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ ایک مقامی سرکاری اہلکار نے بی بی سی کو یہ معلومات فراہم کیں۔ سوشل میڈیا پر شیئر کی گئی ویڈیوز میں بظاہر دیکھا جاسکتا ہے کہ کان کے مقام پر ایک ڈھلوان اچانک گر پڑی اور وہاں موجود لوگوں کے ہجوم کو اپنی زد میں لے لیا، جبکہ دیگر افراد جان بچانے کے لیے بھاگتے نظر آئے۔ کیمرون کے سرحدی قصبے گاروآبولائی کے میئر آدمو عبدون نے بی بی سی کو بتایا کہ یہ حادثہ منگل کی دوپہر پیش آیا۔ امدادی کارروائیاں جاری ہیں اور خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ ہلاکتوں کی تعداد مزید بڑھ سکتی ہے۔ فوری طور پر یہ واضح نہیں ہوسکا کہ کان میں لینڈ سلائیڈنگ کی وجہ کیا بنی۔ عبدون کے مطابق اب تک ملبے سے 107 لاشیں نکالی جاچکی ہیں۔ کان میں کام کرنے والے ایک مزدور، سیڈرک مبانگو، نے خبر رساں ایجنسی اے ایف پی کو بتایا: ’زمین مکمل طور پر دھنس گئی اور لوگوں کو اپنے نیچے دبالیا۔‘ اس وقت بھی کئی لوگ ملبے تلے دبے ہوئے ہیں۔‘ کیمرون کے مشرقی علاقے کے گورنر نے سرکاری میڈیا کو بتایا کہ ہلاک ہونے والوں میں کم از کم تین کیمرونی شہری بھی شامل ہیں۔ گریگوار موونگو نے کہا کہ ان کی لاشیں تدفین کے لیے ان کے آبائی علاقوں کو منتقل کی جا رہی ہیں، جبکہ زخمی ہونے والوں کی دیکھ بھال کے لیے بھی اقدامات کیے جا رہے ہیں۔

چین میں ’تانگ سلطنت کبھی وجود ہی نہیں رکھتی تھی‘ کا عجیب دعویٰ

سوشل میڈیا پر سازشی نظریات کی نئی لہر

بیجنگ۔20/اگست۔ایم این این۔چین میں سوشل میڈیا اور مختصر ویڈیو پلیٹ فارمز پر ایک حیران کن سازشی نظریہ تیزی سے پھیل رہا ہے جس میں دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ چین کی مشہور تانگ سلطنت (618ء تا 907ء) حقیقت میں کبھی وجود ہی نہیں رکھتی تھی اور اس سے متعلق تقریباً تین سو سال کی تاریخ بعد میں گھڑی گئی۔ اس نظریے کے حامی مختلف تاریخی دستاویزات اور واقعات کو سیاق وسباق سے الگ کر کے یہ تاثر دینے کی کوشش کر رہے ہیں کہ تانگ دور دراصل چین کی تاریخ میں شامل کیا گیا ایک فرضی زمانہ تھا۔ بعض دعوؤں کو یورپ کے متنازع ”Phantom Time Hypothesis“ سے بھی جوڑا گیا ہے، جس کے مطابق قرونِ وسطیٰ کے تقریباً تین سو سال تاریخ میں مصنوعی طور پر شامل کیے گئے تھے۔ ماہرین اس نظریے کو بے بنیاد قرار دیتے ہیں۔ چینی مؤرخین کا کہنا ہے کہ تانگ سلطنت کے وجود کے شواہد انتہائی وسیع ہیں۔ تاریخی کتابوں کے علاوہ شیان میں ڈمنگ پیلس کے آثار، مقبرے، کتبے، دون ہوانگ کے تاریخی مخطوطات اور بڑی تعداد میں آثارِ قدیمہ موجود ہیں۔ جاپان، جزیرہ نما کوریا، عرب اور فارس کے تاریخی ریکارڈ بھی اس دور کے چین اور بیرونی دنیا کے تعلقات کی تصدیق کرتے ہیں۔ اس معاملے نے اس وقت مزید توجہ حاصل کی جب یہ خبر پھیلی کہ کچھ افراد نے شانشی کے ثقافت وسیاحت کے حکام کو فون کر کے تانگ دور کے تاریخی مقامات منہدم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ تاہم شانشی کے متعلقہ حکام نے واضح کیا کہ انہیں ایسے کوئی فون موصول نہیں ہوئے اور اس مخصوص واقعے کی خبر درست نہیں تھی۔ ماہرین کے مطابق اصل تشویش یہ ہے کہ سنسنی خیز اور چونکا دینے والے دعوے سوشل میڈیا الگورتھمز کے ذریعے سنجیدہ تاریخی تحقیق کے مقابلے میں کہیں زیادہ تیزی سے پھیل سکتے ہیں، خصوصاً نوجوان صارفین میں۔ ان کے نزدیک ”تانگ سلطنت کبھی موجود نہیں تھی“ جیسے دعوے اس بات کی مثال ہیں کہ کس طرح تاریخی حقائق کو سازشی نظریات اور آن لائن مقبولیت کی خاطر مسخ کیا جاسکتا ہے۔

چین نے لارونگ گار بدھ اکیڈمی میں دوبارہ انہدام شروع کر دیا

لہاسا۔ 20/اگست۔ایم این این۔چین نے مشرقی تبت میں واقع دنیا کے بڑے تبتی بدھ تعلیمی مراکز میں شمار ہونے والی لارونگ گار بدھ اکیڈمی میں راہبوں اور راہبات کی رہائش گاہوں کو منہدم کرنے کی کارروائی دوبارہ شروع کر دی ہے۔ تازہ سیٹلائٹ تصاویر میں علاقے میں نئی مسماری کے شواہد سامنے آئے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق نئی کارروائی میں کم از کم 1060 رہائشی یونٹس کو نشانہ بنائے جانے کا خدشہ ہے۔ جولائی کے وسط سے انہدام کا نیا مرحلہ شروع ہوا اور ابتدائی دنوں میں متعدد رہائش گاہیں منہدم کر دی گئی تھیں۔ انسانی حقوق اور تبت سے متعلق تنظیموں کا کہنا ہے کہ یہ کارروائی محض تعمیراتی نظم وضبط کا معاملہ نہیں بلکہ تبتی بدھ مذہبی اداروں، مذہبی تعلیم اور ثقافتی شناخت پر بڑھتے ہوئے سرکاری کنٹرول کا حصہ ہے۔ یہ پیش رفت چین کے نئے قومی ونسلی اتحاد سے متعلق قانون کے نفاذ کے بعد سامنے آئی ہے۔

پاکستان کی پنجاب پولیس کے خلاف 84500 سے زائد شکایات درج کرائی گئیں

لاہور۔20/اگست۔ایم این این۔ذرائع نے آج انکشاف کیا کہ رواں سال کے پہلے سات ماہ کے دوران پنجاب پولیس کے خلاف 84500 سے زائد شکایات درج کی گئی ہیں۔ سرکاری اعداد وشمار کے مطابق شکایات کی سب سے بڑی تعداد یعنی تقریباً 39000 مقدمات کے اندراج میں مبینہ ناکامی سے متعلق ہیں۔ اعداد وشمار کے مطابق، ان میں سے تقریباً 37500 شکایات کو حل کیا جا چکا ہے۔ ناقص تفتیش دوسری سب سے بڑی کیٹیگری تھی، اس عرصے کے دوران لگ بھگ 19300 شکایات درج کی گئیں۔ حکام نے ان شکایات میں سے تقریباً 17600 کو حل کرنے کی اطلاع دی۔ ناقص تفتیش سے متعلق شکایات میں چوری شدہ جائیداد کی بازیابی میں ناکامی، ملزمان کی گرفتاری میں تاخیر یا ناکامی، ناقص تفتیش، اشتہاری مجرموں کی گرفتاری میں ناکامی اور تفتیشی افسران میں تبدیلی کی درخواستیں شامل ہیں۔ اعداد وشمار نے محکمہ پولیس کے اندر مبینہ بدعنوانی اور رشوت ستانی سے متعلق بھی بڑی تعداد میں شکایات ظاہر کیں۔ تقریباً 14700 ایسی شکایات درج کی گئیں جن میں سے تقریباً 13500 کا ازالہ کیا جا چکا ہے۔ شہریوں نے بھی پولیس سروسز سے متعلق 6400 کے قریب شکایات درج کرائیں جبکہ 470 شکایات خود پولیس افسران اور ملازمین کے خلاف درج کرائی گئیں۔ اعداد وشمار کے مطابق پنجاب کے انسپکٹر جنرل آف پولیس کے شکایت سیل کو موصول ہونے والی کل شکایات میں سے 94 فیصد کو حل کر لیا گیا ہے، جب کہ 6 فیصد زیر التوا ہیں۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ وزیر اعلیٰ مریم نواز نے آئی جی پنجاب کو ہدایت کی ہے کہ وہ خود پولیس افسران کی کارکردگی کی نگرانی کریں اور شہریوں کی شکایات کا بروقت ازالہ یقینی بنائیں۔ تاہم پولیس حکام نے کہا کہ شکایات کو منظم طریقے سے نمٹا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ متعلقہ افسران کو ازالے کے لیے ہدایات جاری کی گئیں اور مقدمات کی پیش رفت پر باقاعدگی سے نظر رکھی گئی۔ ماہرین قانون کا کہنا ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف کی جانب سے پولیس کی کارکردگی کو بہتر بنانے کی ہدایات کے باوجود یہ اعداد وشمار تفتیش کے معیار، اختیارات کے مبینہ غلط استعمال، بدعنوانی اور پولیس خدمات پر سوال اٹھاتے ہیں۔

ناندیڑ میں چین اسنیچنگ کے 9 / جرائم کا پردہ فاش

ملزمان کی تحویل سے 6.74 لاکھ روپے کا مال ضبط

ناندیڑ، 20 اگست: ناندیڑ شہر اور اطراف میں چین اسنیچنگ سمیت دیگر سنگین وارداتوں میں ملوث ملزمان کے خلاف پولیس نے بڑی کارروائی کرتے ہوئے 9 جرائم کا پردہ فاش کیا ہے۔ کارروائی کے دوران ملزمان کے قبضے سے سونے کے زیورات، موبائل فون اور واردات میں استعمال کی گئی موٹر سائیکل سمیت مجموعی طور پر تقریباً 6 لاکھ 74 ہزار 75 روپے مالیت کا مال ضبط کیا گیا ہے۔ یہ کارروائی ناندیڑ کے پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلاب روہن کی ہدایت پر مقامی جرائم شاخ، اتوارہ اور شیواجی نگر پولیس کے جرائم تحقیقاتی دستوں نے انجام دی۔ پولیس کے مطابق ناندیڑ شہر میں مسلسل چین اسنیچنگ کی وارداتوں کے پیش نظر پولیس سپرنٹنڈنٹ نے متعلقہ پولیس افسران اور مقامی جرائم شاخ کو ملزمان کی تلاش اور جرائم کا سراغ لگانے کی ہدایت دی تھی۔ اس کے بعد سی سی ٹی وی فوٹیج، تکنیکی معلومات اور دیگر ذرائع کی مدد سے ملزمان کا سراغ لگایا گیا۔ تحقیقات کے دوران اتوارہ پولیس نے 18 سالہ یوگیش نرسنگ دارے واڑ، ساکن سنت واڑی، برہم پوری، چوفالہ، ناندیڑ اور ایک قانون سے متصادم نابالغ کو حراست میں لیا۔ پولیس کے مطابق دونوں کا چین اسنیچنگ کی متعدد وارداتوں میں ملوث ہونا سامنے آیا ہے۔ پولیس نے ملزمان سے ایک منی منگل سوتر، سونے کا شارٹ گھٹن، آندھرا منگل سوتر، دیگر منگل سوتر، سونے کے موتی، ویوو کمپنی کے چار اسمارٹ فون اور واردات میں استعمال کی گئی ہیرو اسپلنڈر موٹر سائیکل سمیت تقریباً 4 لاکھ 64 ہزار 975 روپے مالیت کا سامان ضبط کیا ہے۔

اسی طرح شیواجی نگر پولیس نے دت نگر ریلوے پٹری کے قریب ایک خاتون کے گلے سے تقریباً 60 ہزار روپے مالیت کا سونے کا منگل سوتر چھیننے کے معاملے میں ایک نابالغ کو تلاش کیا۔ پولیس نے اس کے والدین کی تحویل سے تقریباً ڈیڑھ تولہ وزنی سونے کی چین، جس کی قیمت تقریباً 60 ہزار روپے ہے، 100 فیصد برآمد کرلی۔ ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن کے حدود میں واگھالا میں 14 اگست کو ایک خاتون کے گلے سے تقریباً 60 ہزار روپے مالیت کی سونے کی پوت چھیننے کے معاملے میں پولیس نے 30 سالہ ارباز خان عرف ابو عارف خان پٹھان، ساکن فاروق نگر، ناندیڑ کو گرفتار کیا۔ اس کے قبضے سے تقریباً 30 ہزار روپے مالیت کا منگل سوتر برآمد کیا گیا، جبکہ اس کا ایک ساتھی فرار ہے۔ شیواجی نگر پولیس نے انا بھاؤ ساٹھے چوک کے قریب ایک شخص سے موبائل فون اور بیگ چھیننے کے معاملے میں گنیش راجارام ہیورالے، عمر 28 سال، اور شیواجی پنڈلک ڈوبک واڑ، عمر 25 سال، دونوں ساکن نوری چوک، ناندیڑ کو گرفتار کیا۔ ان کے قبضے سے تین موبائل فون، بیگ میں موجود نقد رقم اور واردات میں استعمال کی گئی اسپلنڈر موٹر سائیکل سمیت تقریباً 59 ہزار 100 روپے کا مال ضبط کیا گیا۔ تحقیقات میں یہ بھی سامنے آیا کہ مذکورہ موٹر سائیکل ایک اور مقدمے میں چوری شدہ تھی۔ اسی معاملے میں 19 اگست کو مہارانا پرتاپ چوک کے قریب دودھ لینے جا رہے ایک شخص کو روک کر خنجر دکھاتے ہوئے اس سے 4 ہزار 200 روپے نقد اور تقریباً 60 ہزار روپے مالیت کی اسپلنڈر موٹر سائیکل چھیننے کی واردات بھی سامنے آئی۔ اس معاملے میں گنیش ہیورالے اور اس کے ایک نامعلوم ساتھی کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

بھینس چوری کا معاملہ بے نقاب

چار ملزمان گرفتار، سون کھیڑ پولیس کی کارروائی

70 ہزار روپے مالیت کی بھینس برآمد

ناندیڑ، 20 اگست: ناندیڑ ضلع میں املاک کے خلاف ہونے والے جرائم کی روک تھام اور زیر التوا جرائم کا سراغ لگانے کے لیے پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن کی ہدایت پر خصوصی مہم چلائی جا رہی ہے۔ اسی مہم کے تحت سون کھیڑ پولیس نے کھیت سے بھینس چوری کے معاملے کو حل کرتے ہوئے چار ملزمان کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس کے مطابق جاناپوری کے ایک کسان اپنے کھیت میں مویشی پالتے ہیں۔ ان کے باڑے میں ایک بھینس بندھی ہوئی تھی۔ 7 اگست 2026 کی رات تقریباً 9:30 بجے سے 8 اگست کی صبح 5 بجے کے درمیان نامعلوم افراد نے کھیت کے باڑے سے بھینس چوری کرلی۔ اس معاملے میں سون کھیڑ پولیس اسٹیشن میں جرم نمبر 193 / 2026 کے تحت بھارتیہ نیائے سنہتا (BNS) 2023 کی دفعہ 303(2) کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ مقدمہ درج ہونے کے بعد سون کھیڑ پولیس نے تحقیقات تیز کرتے ہوئے دستیاب معلومات اور تکنیکی تفتیش کی بنیاد پر ملزمان کی تلاش شروع کی۔ تفتیش کے دوران پولیس نے دتا کاشی ناتھ کدم، عمر 40 سال، مادھو شیواجی یولے، عمر 50 سال، کیشو کاشی ناتھ وانکھیڑے، عمر 35 سال، تینوں ساکن جاناپوری، ناندیڑ، اور شکیل شفیع صاب، عمر 35 سال، ساکن سون کھیڑ، ناندیڑ کو حراست میں لیا۔ پولیس نے ملزمان کے قبضے سے چوری کی گئی ایک بھینس، جس کی اندازاً قیمت 70 ہزار روپے ہے، پنچوں کی موجودگی میں برآمد کرلی۔ معاملے میں مزید قانونی کارروائی سون کھیڑ پولیس کی جانب سے جاری ہے۔ یہ کامیاب کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلاب روہن کی ہدایت پر اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر بھاگوت ناگرگوجے اور پولیس اہلکار گیانیشور تیڑکے، وشوناتھ ہمبردے، اتم دیوکتے، کیشو منڈکر، شنکر یاباجی اور ربجیت واڑ، تمام تعینات سون کھیڑ پولیس اسٹیشن، نے انجام دی۔

نابالغ لڑکی کے اغوا اور جنسی زیادتی کے

مجرم کو بقیہ طبعی زندگی تک سخت عمر قید کی سزا

مکرم آباد کے معاملے میں خصوصی POCSO عدالت کا فیصلہ، 25 ہزار روپے جرمانہ

ناندیڑ، 20 / اگست: (ورق تازہ نیوز) مکرم آباد پولیس اسٹیشن کی حدود میں ایک نابالغ لڑکی کو اغوا کرکے اس کے ساتھ جنسی زیادتی کرنے کے سنگین معاملے میں عدالت نے ملزم کو مجرم قرار دیتے ہوئے اس کی بقیہ طبعی زندگی تک سخت عمر قید کی سزا سنائی ہے۔ اس کے علاوہ عدالت نے مجموعی طور پر 25 ہزار روپے جرمانہ بھی عائد کیا ہے۔ یہ فیصلہ مکھیڑ کی خصوصی POCSO عدالت کے جج سنتوش پی۔ دیشمکھ نے سنایا۔ پولیس کے مطابق مئی 2024 میں مکھیڑ تعلقہ کے ایک گاؤں میں ایک نابالغ لڑکی گھر کے قریب کھیلتے ہوئے لاپتہ ہوگئی تھی۔ اس معاملے میں لڑکی کے والد کی شکایت پر مکرم آباد پولیس اسٹیشن میں جرم نمبر 83 / 2024 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ مقدمے کی تفتیش پولیس سب انسپکٹر سید چاند سید ابراہیم نے کی۔ تفتیش کے دوران جائے وقوعہ کا پنچنامہ، طبی معائنہ، ضبط شدہ شواہد کی FSL جانچ، گواہوں کے بیانات اور لڑکی کی عمر سے متعلق تعلیمی ریکارڈ کی تصدیق سمیت دیگر ضروری کارروائیاں مکمل کی گئیں۔ اس کے بعد مقررہ مدت کے اندر عدالت میں فردِ جرم پیش کیا گیا۔

عدالت میں پولیس کی خصوصی نگرانی

ناندیڑ کے پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلاب روہن کی ہدایت پر زیر سماعت مقدمات میں خصوصی توجہ دینے کے لیے ''ٹرائل مانیٹرنگ سیل'' قائم کیا گیا ہے۔ اس سیل کے ذریعے اس مقدمے کی عدالتی کارروائی پر بھی خصوصی نظر رکھی گئی۔ سرکار کی جانب سے خصوصی سرکاری وکیل جی۔ بی۔ کھلارے نے عدالت میں مؤثر طریقے سے استغاثہ کا موقف پیش کیا، جبکہ مکرم آباد پولیس اسٹیشن کے پولیس اہلکار راج رتن واگھمارے نے انہیں اہم تعاون فراہم کیا۔ عدالت نے اپنے فیصلے میں کہا کہ استغاثہ نے ملزم کے خلاف جرم کو کسی معقول شک کے بغیر ثابت کیا ہے اور ملزم کو شک کا فائدہ دینے کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔

ملزم کو کیا سزا سنائی گئی؟

خصوصی عدالت نے 29 سالہ ملزم ملہاری چندر گمڈے، ساکن ناندیڑ، کو درج ذیل سزائیں سنائیں:

POCSO ایکٹ کی دفعہ 6 کے تحت بقیہ طبعی زندگی تک سخت عمر قید اور 20 ہزار روپے جرمانہ۔ جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں مزید 6 ماہ کی سادہ قید۔ بھارتی تعزیرات ہند کی دفعہ 363 کے تحت 3 سال کی سخت قید اور 5 ہزار روپے جرمانہ۔ جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں مزید 2 ماہ کی سادہ قید۔ عدالت نے حکم دیا کہ تمام سزائیں ایک ساتھ یعنی ''Concurrent'' چلیں گی۔ مجموعی 25 ہزار روپے جرمانے میں سے 20 ہزار روپے متاثرہ لڑکی کو معاوضے کے طور پر دینے کا حکم بھی عدالت نے دیا ہے۔ پولیس حکام کے مطابق نابالغ لڑکی کے اغوا اور جنسی زیادتی جیسے سنگین جرائم میں مؤثر تفتیش، مضبوط شواہد اور عدالت میں مؤثر پیروی کے نتیجے میں ملزم کو سخت سزا دلانے میں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

مدینۃ العلوم ہائی اسکول کے مؤظف معلم الحاج شکیل احمد صدیقی کی والدہ محترمہ کا انتقال پُرملال

ناندیڑ: (راست) نہایت افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ آج بتاریخ 20 اگست 2026 بروز جمعرات دوپہر (4:30) ساڑھے چار بجے مدینۃ العلوم ہائی اسکول کے مؤظف معلم الحاج شکیل احمد صدیقی صاحب کی والدہ محترمہ کا بقضائے الٰہی انتقال ہو چکا ہے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون) - مرحومہ، ناندیڑ کے دیگلور ناکہ کے معروف مدینہ ہارڈویئر کے پروپرائٹر الحاج محمد سعید الدین صاحب کی ہمشیرہ کی ساس صاحبہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ، مرحومہ کی مغفرت فرمائے، انھیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔ ان شآء اللہ! مرحومہ کی نماز جنازہ کل 21 اگست 2026 بروز جمعہ بوقت صبح (10:00) دس بجے مسجد صالحین، پیر برہان نگر، ناندیڑ میں ادا کی جائے گی اور تدفین ناندیڑ کے اسریٰ نگر کے قبرستان میں عمل میں آئیگی۔

آدھار ایپ نے 5 کروڑ ڈاؤن لوڈز کا سنگ میل کو عبور کیا

نئی دہلی۔ 20 / اگست۔ ایم این این۔ آدھار ایپ نے 50 ملین (5 کروڑ) ڈاؤن لوڈز کا اہم سنگ میل عبور کیا ہے، جو رہائشیوں میں آسان اور ڈیجیٹل۔ پہلی آدھار خدمات کے بڑھتے ہوئے اختیار کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ سنگ میل رہائشیوں اور UIDAI کے درمیان ایک ڈیجیٹل انٹرفیس کے طور پر آدھار ایپ کے کردار کی نمایاں توسیع کی نشاندہی کرتا ہے، جس سے آدھار نمبر رکھنے والوں کو اپنے اسمارٹ فونز سے خدمات کی بڑھتی ہوئی رینج تک رسائی حاصل کرنے کے قابل بناتا ہے۔

ضلع کے قومی و ریاستی شاہراہوں کو تجاوزات سے پاک کرنے کی ہدایت

کلکٹر راہل کرڈیلے نے متعلقہ محکموں کو مشن موڈ پر کارروائی کے احکامات دیے

ناندیڑ، 20 اگست: (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ ضلع سے گزرنے والی قومی اور ریاستی شاہراہوں کے کنارے موجود غیر مجاز تعمیرات اور تجاوزات کو مقررہ مدت کے اندر ہٹانے کے لیے ضلع انتظامیہ، پولیس، محکمہ علاقائی ٹرانسپورٹ، میونسپل کارپوریشن، میونسپل کونسلوں اور متعلقہ شاہراہ محکموں کو باہمی تال میل کے ساتھ مشن موڈ پر کارروائی کرنی چاہیے۔ یہ ہدایات ضلع کلکٹر راہل کردیلی نے دی ہیں۔ سپریم کورٹ کی جانب سے 13 جولائی 2026 کو ازخود نوٹس لیتے ہوئے دائر کی گئی عرضی اور رٹ پٹیشن کے تناظر میں ضلع کلکٹر نے یہ ہدایات جاری کیں۔ ضلع کلکٹر راہل کردیلی نے واضح کیا کہ شاہراہوں کے کنارے تجاوزات کے خلاف کارروائی کرتے وقت صرف سڑک کی ڈامبر والی چوڑائی کو بنیاد نہ بنایا جائے۔ متعلقہ شاہراہ کی سرکاری (ROW Right of Way)، منظور شدہ الائنمنٹ، اراضی حصولی کے ریکارڈ، حدود بندی اور موقع پر موجود اصل حدود کی مکمل جانچ کی جائے۔ ہر مقام پر تجاوزات کی نشاندہی اور ڈیمارکیشن کرکے شاہراہ کی سرکاری حدود طے کی جائیں۔ جہاں ضرورت ہو، وہاں محکمہ محصولات، شاہراہ محکمہ اور مقامی انتظامیہ کی مشترکہ ٹیم کے ذریعے فوری طور پر پیائش اور حدود بندی مکمل کی جائے۔

تجاوزات ہٹانے سے قبل پیشگی نوٹس

قومی شاہراہ سے متعلق محکموں کو مقامی انتظامیہ کے ساتھ تال میل قائم کرتے ہوئے تجاوزات ہٹانے کی کارروائی کرنی ہوگی۔ تجاوزات کرنے والوں کو ضابطے کے مطابق پیشگی نوٹس دے کر مقررہ مدت کے اندر اپنی تجاوزات خود ہٹانے کی ہدایت دی جائے۔ اگر مقررہ مدت کے بعد بھی تجاوزات برقرار رہیں تو قانون کے مطابق انہیں ہٹانے کی کارروائی کی جائے۔ کارروائی کے دوران ضرورت پڑنے پر پولیس بندوبست بھی حاصل کیا جائے۔ کسی بھی وجہ سے کارروائی میں تاخیر نہیں ہونی چاہیے، ایسی واضح ہدایت ضلع کلکٹر نے دی۔

شاہراہ کی سرکاری حدود طے کرنے کے بعد ہی کارروائی

ضلع کلکٹر نے واضح کیا کہ ناندیڑ ضلع میں قومی شاہراہوں کی حدود اور ROW مختلف شاہراہوں کے لحاظ سے الگ الگ ہیں۔ اس لیے تمام شاہراہوں کے لیے یکساں چوڑائی فرض کرکے تجاوزات ہٹانے کی کارروائی نہ کی جائے۔ متعلقہ شاہراہ کے Final Land Acquisition Notification/Award، ریونیو گاؤں کے نقشے، منظور شدہ Alignment ROW Plan/Land Plan، Chainage Schedule، Boundary Pillars اور متعلقہ شاہراہ اتھارٹی کی تازہ ترین مشترکہ پیائش کو بنیاد بنایا جائے۔

ناندیڑ شہر میں بھی غیر قانونی تجاوزات کے خلاف کارروائی

ضلع کلکٹر نے ناندیڑ شہر میں موجود غیر مجاز تجاوزات، سڑکوں پر قائم تجاوزات اور ٹریفک میں رکاوٹ پیدا کرنے والی غیر قانونی تعمیرات یا دیگر رکاوٹوں کے خلاف میونسپل کارپوریشن انتظامیہ کو فوری کارروائی کرنے کی ہدایت دی۔ متعلقہ مقامات کا معائنہ کرکے تجاوزات کرنے والوں کو پیشگی نوٹس دی جائے۔ مقررہ مدت میں تجاوزات نہ ہٹانے کی صورت میں ضابطے کے مطابق انہیں ہٹانے کی کارروائی کی جائے۔ اس کے علاوہ پارکنگ کے مقامات پر پیدا ہونے والی غیر قانونی رکاوٹوں کو دور کرکے ٹریفک کی روانی کے لیے ضروری انتظامات کرنے کی ہدایت بھی ضلع کلکٹر راہل کردیلی نے دی ہے۔

تکرام منڈھے کا براہِ راست راجستھان تبادلہ؟

سوشل میڈیا پوسٹ سے ہلچل، جانئے اصل حقیقت

ممبئی: (ورق تازہ نیوز) مہاراشٹر کے فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (FDA) کی جانب سے ریاست بھر میں جاری چھاپہ مہم کے باعث ملاوٹ کرنے والوں اور غذائی قوانین کی خلاف ورزی کرنے والے کاروباری اداروں کے خلاف بڑے پیمانے پر کارروائی کی جارہی ہے۔ پنیر، آئس کریم سمیت مختلف غذائی اشیا تیار کرنے والی فیکٹریوں پر بھی چھاپے مارے گئے ہیں، جس کے باعث ہوٹل اور ریسٹورنٹ کاروباریوں میں تشویش پائی جا رہی ہے۔ FDA کی ٹیموں نے مختلف مقامات پر کارروائی کرتے ہوئے کھانے پینے کی اشیا کے معیار، صفائی اور حفاظتی اصولوں پر عمل درآمد کا جائزہ لیا۔ ڈومینوز، بلنک اِٹ اور انسٹا مارٹ سمیت مختلف کمپنیوں کے اسٹورز کی بھی جانچ کی گئی۔ قواعد کی خلاف ورزی پائے جانے پر ریاست میں بعض دکانوں اور دیگر غذائی اداروں کے لائسنس معطل کرنے کی کارروائی بھی کی گئی ہے۔ FDA کی ان کارروائیوں کے باعث IAS افسر اور فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن کے کمشنر تکرام منڈھے ایک بار پھر خبروں میں ہیں۔ اسی دوران سوشل میڈیا پر تکرام منڈھے کے 26 ویں تبادلے سے متعلق ایک پوسٹ تیزی سے وائرل ہونے لگی۔ وائرل پوسٹ میں دعویٰ کیا گیا کہ تکرام منڈھے کا مہاراشٹر سے راجستھان کے سیکر ضلع میں تبادلہ کردیا گیا ہے۔ اس دعوے کے بعد انتظامی اور سیاسی حلقوں میں بھی مختلف قیاس آرائیاں شروع ہوگئیں۔ تاہم اب خود تکرام منڈھے نے اس دعوے کی تردید کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ سوشل میڈیا پر گردش کرنے والی یہ اطلاع غلط ہے۔ یعنی تکرام منڈھے کے راجستھان کے سیکر میں تبادلے کی خبر درست نہیں ہے۔ واضح رہے کہ FDA کی جانب سے ریاست بھر میں ملاوٹ شدہ اور غیر معیاری غذائی اشیا کے خلاف کارروائی جاری ہے۔ حکام کی جانب سے فوڈ مینوفیکچرنگ یونٹس، ہوٹلوں، ریسٹورنٹس اور دیگر غذائی اداروں میں صفائی، معیار اور حفاظتی اصولوں کی پابندی کی جانچ کی جا رہی ہے۔ تکرام منڈھے کے مبینہ تبادلے سے متعلق سوشل میڈیا پوسٹ نے اگرچہ کچھ وقت کے لیے زبردست ہلچل پیدا کردی، لیکن خود منڈھے کی وضاحت کے بعد اس دعوے کی حقیقت سامنے آگئی ہے۔

لاتور میں مٹکا، ہنگولی میں گٹکھے کے خلاف

پولیس ڈپٹی انسپکٹر جنرل کی ٹیم کی کارروائی

13 ملزمان کے خلاف کارروائی، 5.46 لاکھ روپے کا مال ضبط

ناندیڑ، 20 اگست: (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ پولیس رینج میں غیر قانونی کاروبار کے خلاف کارروائی تیز کرتے ہوئے پولیس ڈپٹی انسپکٹر جنرل شری شاہاجی اُماپ کی خصوصی ٹیم نے لاتور اور ہنگولی اضلاع میں کارروائی کی۔ مٹکا اور گٹکھے کے خلاف کی گئی ان کارروائیوں میں مجموعی طور پر 13 افراد کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے 5 لاکھ 46 ہزار 50 روپے مالیت کا نقد رقم، موبائل فون، کمپیوٹر کا سامان اور گٹکھا ضبط کیا گیا ہے۔ ناندیڑ رینج میں غیر قانونی کاروبار پر قابو پانے کے لیے پولیس ڈپٹی انسپکٹر جنرل شری شاہاجی اُماپ نے اپنے دفتر کے افسران اور اہلکاروں پر مشتمل ایک خصوصی پولیس ٹیم لاتور اور ہنگولی اضلاع میں روانہ کی تھی۔ اس ٹیم نے 19 اگست 2026 کو لاتور ضلع کے گاندھی چوک پولیس اسٹیشن کی حدود میں دو مٹکا بکیوں کے خلاف کارروائی کی۔ کارروائی کے دوران 52 ہزار 770 روپے نقد، تقریباً 1 لاکھ 7 ہزار روپے مالیت کے 9 موبائل فون، 30 ہزار روپے مالیت کے 2 ٹیبلیٹس اور 2 لاکھ 13 ہزار 500 روپے مالیت کا کمپیوٹر سامان، اس طرح مجموعی طور پر 4 لاکھ 3 ہزار 270 روپے کا مال ضبط کیا گیا۔ اس معاملے میں 11 افراد کو حراست میں لے کر ان کے خلاف گاندھی چوک پولیس اسٹیشن میں مقدمات درج کیے گئے ہیں۔ دونوں مقدمات گناہ نمبر 585 / 2026 اور 586 / 2026 کے تحت مہاراشٹر جوا ایکٹ کی دفعہ 12 (اے) کے تحت درج کیے گئے ہیں۔ اسی طرح 20 اگست 2026 کو ہنگولی ضلع کے اونڈھا ناگ ناتھ پولیس اسٹیشن کی حدود میں واقع انکھلی گاؤں میں کارروائی کی گئی۔ پولیس ٹیم نے منک یشونت راؤ گارکر کے گھر میں ذخیرہ کیا گیا تقریباً 1 لاکھ 42 ہزار 780 روپے مالیت کا گٹکھا ضبط کیا۔ اس معاملے میں منک یشونت راؤ گارکر اور سنجے بالا صاحب گارکر، دونوں ساکن انکھلی، تعلقہ اونڈھا، ضلع ہنگولی کے خلاف اونڈھا ناگ ناتھ پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج کرنے کی کارروائی جاری ہے۔ دونوں کارروائیوں میں مجموعی طور پر 13 ملزمان کے خلاف کارروائی کی گئی اور 52 ہزار 770 روپے نقد رقم، 11 موبائل فون، کمپیوٹر کا سامان اور گٹکھا سمیت مجموعی طور پر 5 لاکھ 46 ہزار 50 روپے مالیت کا مال ضبط کیا گیا ہے۔ اس کارروائی میں پولیس سب انسپکٹر پنکج انگلے کے ہمراہ پولیس اہلکار پردیپ خانسولے، گنیش راٹھوڑ، سندیپ واگھاڑے اور گجانن ڈورے نے حصہ لیا۔ ٹیم کی نمایاں کارکردگی پر پولیس ڈپٹی انسپکٹر جنرل شری شاہاجی اُماپ نے افسران اور اہلکاروں کو مبارکباد دیتے ہوئے ان کی حوصلہ افزائی کی۔

سمندری اور قطبی سائنس اور ٹیکنالوجی

برکس ورکنگ گروپ کا آٹھواں اجلاس

نئی دہلی۔ 20 / اگست۔ ایم این این۔ ارضیاتی علوم کی وزارت نے بھارت کی برکس صدارت کے دوران 12 سے 14 اگست 2026 تک گوا میں برکس ورکنگ گروپ برائے سمندری و قطبی سائنس و ٹیکنالوجی کا آٹھواں اجلاس منعقد کیا۔ اس اجلاس کی میزبانی نیشنل سینٹر فار پولر اینڈ اوشن ریسرچ نے کی۔ برکس سمندری و قطبی سائنس و ٹیکنالوجی ورکنگ گروپ کے قیام کے بعد سے اس کی سرگرمیاں بھارتی حکومت کے سائنس و ٹیکنالوجی کے محکمے کے تعاون سے برکس رکن ممالک کے درمیان سائنس، ٹیکنالوجی اور اختراع کے شعبے میں تعاون کے فریم ورک کے تحت انجام دی جا رہی ہیں۔ اجلاس میں برازیل، چین، مصر، بھارت، انڈونیشیا، روس، جنوبی افریقہ اور متحدہ عرب امارات کے اعلیٰ حکام، سائنس دانوں، ماہرین اور نمائندوں نے شرکت کی اور باہمی دلچسپی کے امور پر تبادلۂ خیال کرتے ہوئے سمندری اور قطبی سائنس و ٹیکنالوجی کے شعبے میں تعاون کو مزید مضبوط بنانے پر غور و خوض کیا۔

دارالعلوم غریب نواز ناندیڑ میں مسائل شرعیہ کمپیٹیشن کا کامیاب انعقاد

دینی اداروں میں کمپیوٹر کلاسز کا آغاز خوش آئند قدم ہے: مفتی منشاد احمد مصباحی

نئی دہلی۔ 20 / اگست۔ ایم این این۔ ماریشیا کے سرکاری ملازمین کے سینئر وفد نے، سینئر چیف ایگزیکٹو، میری جوئیل سینڈرین ویلری کی قیادت میں مرکزی وزیر ڈاکٹر جتیندر سنگھ سے ملاقات اور بات چیت کی۔ وفد نیشنل سینٹر آف گڈ گورننس کی طرف سے صلاحیت سازی کے پروگرام سے گزر رہا ہے۔ ، وزیر اعظم کے دفتر میں مرکزی وزیر مملکت، عملہ، عوامی شکایات اور پنشن، محکمہ جوہری توانائی اور خلائی محکمے ک وزیر جتیندر سنگھ نے خصوصی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ صلاحیت سازی کو روایتی تربیت سے آگے بڑھ کر مسلسل، کردار پر مبنی اور قابلیت پر مبنی سیکھنے کی طرف بڑھنا چاہیے، جس سے سرکاری ملازمین کو تیزی سے بدلتے ہوئے گورننس کے ماحول میں مستقبل کے لیے تیار رہنے کے قابل بنایا جائے۔ نئی دہلی میں 17-22 اگست 2026 تک نیشنل سینٹر فار گڈ گورننس (NCGG) کے زیر اہتمام ماریشس کے سینئر سول سرونٹس کے لیے چوتھے خصوصی صلاحیت سازی پروگرام کے ذریعے ہندوستان اور ماریشس عوامی انتظامیہ اور صلاحیت سازی میں تعاون کو مزید مضبوط کر رہے ہیں۔ یہ پروگرام ماریشس کی 11 وزارتوں اور محکموں کے 15 اعلیٰ عہدیداروں کو اکٹھا کرتا ہے، جو حکمرانی کے طریقوں، ادارہ جاتی تجربات اور عوامی خدمات کی فراہمی کے طریقوں کے اشتراک کا موقع فراہم کرتا ہے۔ وزیر نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ این سی جی جی نے مارچ 2025 میں وزارت پبلک سروس اور انتظامی اصلاحات، ماریشس کے ساتھ ایک مفاہمت نامے پر دستخط کیے تھے، جس کے تحت 500 ماریشیا کے سرکاری ملازمین کو پانچ سالوں میں تربیت دی جائے گی۔ موجودہ پروگرام اس طرح کا چوتھا صلاحیت سازی کا پروگرام ہے، اس سے پہلے کے تین پروگراموں کے بعد جس میں ماریشس کی مختلف وزارتوں اور محکموں کے 70 سرکاری ملازمین نے شرکت کی۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے اس بات پر زور دیا کہ صلاحیت کی تعمیر کو روایتی، ایک بار کی تربیت سے آگے بڑھنا چاہیے

ٹی سی گم گئی

میری اظہر احمد فاروقی ولد قیصر احمد فاروقی کے نام کی مدینۃ العلوم ہائی اسکول ناندیڑ کی ٹی سی دوران سفر کہیں گم ہوگئی ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملے تو پتہ ذیل پر لاکر دیں مناسب انعام سے نوازا جائے گا۔

اظہر احمد فاروقی ولد قیصر احمد فاروقی
آئینہ محل ٹیکڑی قلعہ روڈ ناندیڑ

ٹی سی گم گئی

میری ریشماں عبدالکلیم کے نام کی آٹھویں جماعت کی ٹی سی دوران سفر کہیں گم ہوگئی ہے اگر کسی صاحب کو ملے تو پتہ ذیل پر لاکر دیں مناسب انعام سے نوازا جائے گا۔

ریشماں عبدالکلیم
ہتائی کربلا روڈ ناندیڑ

ٹی سی گم گئی

میری مصباح فرح ناز محمد شکیل کے نام کی اصلاح العمل گرلز جونئر کالج ناندیڑ کی بارہویں جماعت کامیاب کی ٹی سی سند مارکس میمو دوران سفر کہیں گم گئے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ملے تو پتہ ذیل پر لاکر دیں مناسب انعام سے نوازا جائے گا۔

مصباح فرح ناز محمد شکیل
ناندیڑ

معیاری
تعلیمی کانفرنس
تعلیم میں معیار، روشن مستقبل کی ضمانت
مہمان مقرر
عالی جناب
سید تنویر احمد صاحب
دھلی
مہمان مقرر
عالی جناب
ڈاکٹر محمود صدیقی صاحب
حیدرآباد
23 اگست
11 بجے دن
انور گارڈن
حیدرباغ ناندیڑ
عوام سے شرکت کی گزارش
زیر اہتمام
جماعت اسلامی ہند ناندیڑ

عبدالماجد 9545332211
عبدالرحمٰن 8999942523
زینت جیولرس
پہناوا ڈریسیس کے سامنے، سری نگر، ناندیڑ۔
ہمارے یہاں ہال مارک اور (916) کے زیورات ماہر کاریگر کی نگرانی میں تیار ہوتے ہیں اور سونے کے عربی و ترکی ڈیزائن کے عمدہ اور خوبصورت زیورات تیار اور آرڈر پر بھی ملتے ہیں۔

سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا
شہر کا بھروسے مند نام
کلثوم جویلرس
صرافہ بازار، ناندیڑ
پروپرائٹر: محمد انیس Mob: 9860871766

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 4-6-229، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office:Near Masjid-e- Osman Gani Mohammadia colony, Mal Tekdi Road,NANDED - کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی